تعلیماتِ بائبل مُقدّس
کی سِلسِلہ وار کُتب

شخصی مطالعہ کا کورس

الٰہی تجسم

الٰہی تجسم

اس کتاب میں ہم سیکھیں گے کہ گناہ سے انسان کی نجات کیلئے خُدا نے
ا نسانی جسم اختیار کر کے نجات کے کام کو کس طرح مکمل بنایا

اس کتاب کی نمایاں خصوصیات:۔

۔ بنیادی شریعت اور انجیل کے اسباق

۔شخصی مطالعہ کا کورس

۔عام فہم

۔ مقاصد اور نظر ثانی کے متعلق واضح سوالات

۔بشارتی پیشکش

تصنیف: ڈیوڈ ولاسکی

مترجم : منیر عالم

نظرِ ثانی: ناصر ہارون (ایریا ڈائریکٹر پاکستان کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ ساہیوال)

کمپوزنگ: امجد مشتاق

اس کتاب کا اصل متن، کمیشن برائے سپیشل منسٹریز، وسکونیس ایونجیکل لوتھرن سنڈ کی انسٹیٹیوشنل منسٹریز کمیٹی نے تیار کیا۔

حق طبع محفوظ: 1993

طباعت: 2008
اشاعت سوم: جون 2011

خاکوں کی تصنیف مسٹر گلین مائیرز نے کی۔

اِن خاکوں کی تالیف کے حقوق، بحق نارتھ ویسٹرن پبلیکیشن ہاؤس، محفوظ ہیں

بائبل مقدس کی آیات دُہری واوَین '' '' میں درج کی گئی ہیں۔

تیسری کتاب

فہرست مضامین

حرفِ آغاز 1

پہلا باب: ابدی زندگی یا ابدی موت 3

دوسرا باب: انسان گنہگار ہے 17

تیسرا باب: گناہ سے نجات کیلئے انسان کے خودساختہ حل 33

چوتھا باب: انسان کے گناہ کا واحد حل 43

پانچواں باب : خُدا کا موعُودہ تحفہ 59

چھٹا باب: خُدا کی برکات جو مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہیں 73

تشریحات 87

امتحانی جوابات 91

نتائج کے حصول کے لئے امتحان 93

حرفِ آغاز

اِس کتاب میں ہم خُدا کا انسان کو گُناہ سے نجات اور اُسے ابدی زندگی دینے کیلئے انسانی جسم اختیار کرنے کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

کتاب کے ہر باب کا آغاز چند مقاصد کی سطور سے شروع ہوتا ہے جن کی چھوٹے ستارے (☆) کے نشان سے نشاندہی کی گئی ہے اِن مقاصد سے آپ کو باب کے مضمون کا علم ہو جائے گا۔ ہر باب کے آخر میں سوال و جواب کے آخر میں ایک امتحانی سوالنامہ دِیا گیا ہے تا کہ آپ بہتر طور پر اِس کتاب کی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔ جب اُن سوالوں کو حل کر لیں تو جواب کی پڑتال کیلئے آپ کو صفحہ نمبر بتایا گیا ہے۔ اپنے جوابات کی پڑتال کریں اور اگر کوئی غلطی ہو تو اُس کی درستگی کر لیں۔

کتاب کے آخر میں نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ دِیا گیا ہے۔ اِس سوالنامہ کو حل کرنے سے پہلے کتاب کی نظرِ ثانی ضرور کریں تا کہ آپ بہتر نمبر حاصل کر سکیں۔ جب آپ امتحانی سوالنامہ مکمل کر لیں تو اِسے کتاب کے آخر میں درج پتہ بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کو دے دیں۔

خُدا آپ کی مدد اور راہنمائی کرے تا کہ آپ الٰہی تجسم اور انسان کی نجات یسوعؔ مسیح پر ایمان لانے سے ہی ممکن ہے کے متعلق بہتر طور پر جان سکیں۔ آمین

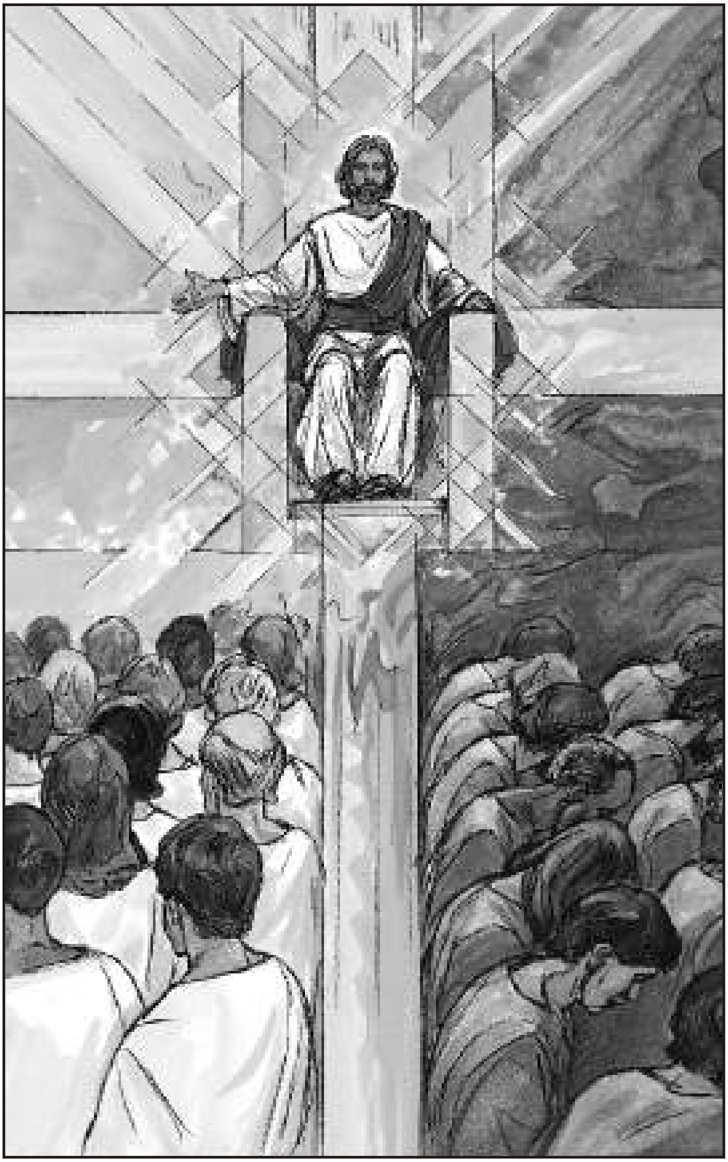

یسوعؔ، ایمانداروں کو بے ایمانوں سے جُدا کرے گا۔

پہلا باب

ابدی زندگی (فردوس) یا ابدی موت (دوزخ)

ہر شخص زندگی سے بہت پیار کرتا ہے اور ابدی زندگی (فردوس) حاصل کرنے کا آرزومند بھی ہے لیکن ابدی زندگی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اِس کتاب کا مطالعہ ایسے ہی سوالات پر مرکوز رہے گا۔ اِس باب میں ہم زندگی کے تین اہم ترین سوالات اور بائبل مُقدّس سے اُن کے جوابات سیکھیں گے کیونکہ اِن سوالات کا ہماری زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

پہلا سوال:

اگر آپ آج مر جائیں تو آپ کس کے مستحق ہوں گے۔ ابدی زندگی یا ابدی موت کے؟۔

دوسرا سوال:

آپ پورے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟

تیسرا سوال

فرض کریں کہ آپ فردوس کے دروازے پر کھڑے ہیں اور خُداوند آپ سے پوچھتا ہے کہ میں تمہیں فردوس میں کس وجہ سے جگہ دوں تو آپ کا کیا جواب ہوگا؟

کتاب کے اِس حصّہ میں ہم جانیں گے کہ خُدا ابدی زندگی اور ابدی موت کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ اِس باب کے مطالعہ کے بعد آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ یہ جان سکیں کہ لوگ درج ذیل سوالوں کے کیا جواب دے سکتے ہیں۔
- ☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کی شریعت ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے

آیئے ایک بار پھر اِن تینوں سوالوں پر غور کریں۔ اِس بار آپ اپنا جواب تحریر کریں تا کہ اِس کتاب کا مطالعہ آپ کیلئے پُر معنی بن جائے۔

پہلا سوال:

اگر آپ آج مر جائیں تو آپ کس کے مستحق ہوں گے۔ابدی موت یا ابدی زندگی کے؟

....

دوسرا سوال:

آپ وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟

....

تیسرا سوال:

فرض کریں کہ آپ فردوس کے دروازے پر کھڑے ہیں خُداوند آپ سے پوچھتا ہے کہ میں تمہیں فردوس میں کس وجہ سے جگہ دوں؟ تو آپ کا کای جواب ہوگا؟

....

....

....

آیئے اِن تینوں سوالوں پر مزید غور کریں۔

پہلا سوال:

اگر آج آپ مر جائیں تو آپ کس کے مستحق ہوں گے۔ ابدی زندگی یا ابدی موت کے؟ بہت سے لوگ مرنے سے پہلے اپنی منزل سے واقف نہیں ہوتے۔ زیادہ تر لوگ یہ امید لگائے رکھتے ہیں کہ وہ جنت ہی میں جائیں گے۔ تقریباً ہر کوئی پُر اُمید ہوتا ہے کہ وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ کچھ لوگ تو یہ بھی سوچتے ہیں کہ موت کے بعد کچھ بھی نہیں ہوگا۔

1۔ زیادہ تر لوگ یہ اُمید لگائے رکھتے ہیں کہ وہ........................ میں جائیں گے۔

دوسرا سوال:

آپ پورے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟

جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ لوگ اِس بات کے پُر اُمید ہوتے ہیں کہ وہ ابدی زندگی میں ہی جائیں گے مگر کچھ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ابدی موت یعنی دوزخ میں جائیں گے اور بہت سے لوگوں کا یہ کہنا بھی ہے کہ، ''کوئی بھی شخص اِس بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ ابدی زندگی میں جائے گا یا ابدی موت میں۔

2۔ کوئی بھی شخص اِس بارے میں........................ سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ ابدی زندگی میں جائے گا یا ابدی موت میں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 8 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

تیسرا سوال:

فرض کریں کہ آپ فردوس کے دروازے پر کھڑے ہیں اور خُداوند آپ سے پوچھتا ہے کہ میں تمہیں فردوس میں کِس وجہ سے جگہ دوں تو آپ کا کیا جواب ہو گا؟

(بہت سے لوگ اِس قسم کا جواب دے سکتے ہیں۔)

☆ ''میں جانتا ہوں کہ میں کامل تو نہیں لیکن اِتنا بُرا ابھی نہیں''

☆ ''میں ہٹلر کی طرح ظالم نہیں ہوں۔''

☆ ''میں یقیناً اپنے پڑوسی سے تو بہتر ہوں۔''

☆ ''خُداوند مجھے معلوم تھا کہ میں کبھی بھی ابدی زندگی میں داخل نہیں ہو سکتا۔''

☆ ''ہاں خُداوند مجھے ابدی زندگی حاصل کرنے کا موقع تو مِلا تھا مگر میں وہ موقع کھو چکا ہوں۔''

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ابدی زندگی حاصل کرنے کا موقع کھو چکے ہیں تو تعلیماتِ بائبل مُقدّس کا مطالعہ آپ کیلئے ایک خوشخبری ہے۔ اِس کتاب کے اگلے ابواب کے مطالعہ سے آپ جان جائیں گے ابھی بھی آپ کیلئے اُمید باقی ہے۔

تاہم پہلے ہم اُن لوگوں کے جوابات پر غور کریں گے جو یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ ابدی زندگی میں جائیں گے۔ دراصل وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یسوعؔ اُنہیں ابدی زندگی میں ضرور داخل ہونے دے گا کیونکہ وہ نیک کام کرتے ہیں۔ جو لوگ نیک کاموں کی بنیاد پر ابدی زندگی میں داخل ہونے کے بارے میں سوچتے ہیں اُن کی باتیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں کہ،''میں تو زندگی میں اچھا ہی رہا ہوں'' پھر وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یسوعؔ اُنہیں ابدی زندگی میں اِس لِئے داخل ہونے دے گا کیونکہ وہ بُرے کام نہیں کرتے اور اکثر یہ بھی کہتے ہیں کہ،''میں اتنا بُرا تو نہیں ہوں۔''

یاد رکھیں جو لوگ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ ابدی زندگی حاصل کرنے کیلئے خُدا کے پاس ہمارے لِئے ایک منصوبہ ہے۔

بائبل مُقدّس میں موجود اہم تعلیم ''خُدا کی شریعت'' ہے۔ خُدا شریعت میں انسان سے چند اہم باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور انسان شریعت کے وسیلہ ہی سے نیکی اور بدی کی پہچان کرسکتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونے کیلئے اُسے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے اور خُدا کی نافرمانی کی صورت میں سزا شریعت ہی سے پتہ چلتا ہے۔

صفحہ 6 کے جوابات: 1۔ابدی زندگی (فردوس) ؛ 2۔یقین ؛

3۔لوگ سمجھتے ہیں کہ یسوؔع نے اُنہیں ابدی زندگی میں ضرور داخل ہونے دے گا کیونکہ وہ.............................ہیں اور.......................کام نہیں کرتے۔

4۔خُدا........................کے وسیلہ انسان سے چند باتوں کا مطالعہ کرتا ہے۔

5۔ہمیشہ کی زندگی میں ....ہونے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے اور خُدا کی نافرمانی کی ....کیا ہے کے بارے میں شریعت کے وسیلہ ہی سے ہم جان سکتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 10 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

قوانین ہم سے ہمیشہ احترام کا مطالبہ کرتے ہیں مثلاً ہم گاڑی زیادہ تیز نہ چلائیں اور حدرفتار کا خیال رکھیں۔وہ چیزیں جو ہماری نہیں ہیں ہم اُن کو بغیر اجازت نہ لیں یعنی چوری نہ کریں۔اِسی طرح کچھ قوانین یہ بھی تقاضا کرتے ہیں کہ کِسی دوسرے کو جسمانی اذیت نہ دیں، کِسی کو جان سے نہ ماریں یعنی قتل نہ کریں۔لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ خُدا کی شریعت ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟ کہ ہم اُس کے اُن تمام قوانین پرعمل کریں جِس کے وسیلے ابدی زندگی ملتی ہے۔

لیکن خُدا ہم سے کیا چاہتا ہے؟ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے،''پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔(متی 48:5)

کامل ہونے کیلئے ہر قسم کے گُناہ کے بغیر زندگی گزارنا ہوتی ہے اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا اُٹھنا، بیٹھنا، بولنا، دیکھنا اور سوچنا ہر چیز درست ہوں۔ اگر آپ اپنی زندگی ہر قسم کے گُناہ کے بغیر گزار رہے ہیں تو آپ کامل ہیں یہی خُدا باپ ہم سے چاہتا ہے اور یہی اُس کا قانون (شریعت) ہے۔ یعنی انسان کو اپنی ساری زندگی کامل گزارنی ہے جس میں کوئی گُناہ نہ ہو۔

کلامِ مُقدّس میں خُدا فرماتا ہے، ''تم پاک رہو کیونکہ میں جو خُداوند تمہارا خُدا ہوں پاک ہوں۔'' (احبار 2:19)

پاک ہونے کا مطلب خُدا کی نظر میں کامل بننا ہے پاک شخص وہ ہوتا ہے جو کبھی گُناہ نہیں کرتا۔ اگر آپ کی زندگی میں ایسے گُناہ یا ایسے کام ہیں جو خُدا انہیں چاہتا کہ آپ اُنہیں کریں تو ایسا کرنے سے آپ پاک نہیں رہتے۔ خُدا کی شریعت میں پاکیزگی کیلئے یہی ایک معیار ہے کہ ہم گُناہ نہ کریں۔

اگلے باب میں ہم گُناہ کے بارے میں سیکھیں گے کیونکہ خُدا کی شریعت میں لکھا ہے ''ہیں پاک ہونا ہے'' ابدی زندگی حاصل کرنے کیلئے خُدا ہم سے پاکیزگی کا مطالبہ کرتا ہے۔

؟	صفحہ 9 کے جوابات: 3۔نیک، بُرے ؛ 4۔شریعت ؛ 5۔داخل، سزا ؛

6۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم ....بنیں جیسا کہ ہمارا آسمانی باپ کامل ہے۔

7۔ کامل بننے کیلئے ہر قسم کے ....کے بغیر زندگی ....ہوتی ہے۔

8۔ کامل زندگی کا مطلب ہے.................، ....، ....،
..................اور.................ہر چیز درست ہونی چاہیے۔

9۔ پاک ہونے کا مطلب ....کی نظر میں کامل ہونا ہے۔

10۔ ابدی زندگی حاصل کرنے کیلئے خُدا ہم سے پاکیزگی کا.................کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 13 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جی ہاں خُدا کی شریعت ہر ایک انسان سے پاکیزہ اور کامل زندگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ غور کریں اگر آپ دُنیا میں کامل اور پاکیزہ زندگی بسر کر رہے ہیں تو آپ ضرور ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے۔

اِس کو اِس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ خُدا یہ تقاضا نہیں کرتا کہ ہم تھوڑی سی اچھی یا پاکیزہ زندگی گزاریں بلکہ حتی المقدور کوشش کریں اور پاکیزہ زندگی گزاریں۔ خُدا

ہم سے کاملیت کا تقاضا کرتا ہے اور وہ ہمیشہ تھوڑا یا زیادہ نہیں بلکہ مکمل طور پر پاک ، بےعیب اور کامل دیکھنا چاہتا ہے۔

خُدا جو کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ ریاضی کے اِس سوال سے واضح کِیا گیا ہے اُسے غور سے پڑھیں۔

100% پاکیزگی

+ 0 % گُناہ

=100% ہمیشہ کی زندگی

اِس لِئے اگر کوئی شخص بے گُناہ ، پاک اور کامل زندگی گزارتا ہے تو خُدا اپنے وعدے کے مطابق اُسے ہمیشہ کی زندگی دے گا۔

11۔ اُس سطر کے سامنے × کا نشان لگائیں جو یہ ظاہر کرے کہ خُدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔

الف)..................................خُدا چاہتا ہے کہ ہم اچھے ہوں۔

ب)..................................خُدا چاہتا ہے کہ ہم پوری کوشش کریں۔

ج)..................................خُدا چاہتا ہے کہ ہم کامل اور پاک بنیں۔

12۔خالی جگہوں کو پُر کریں اور بتائیں کہ خُدا کا ہم سے کیا مطالبہ ہے اور اِس مطالبے کو پورا کرنے کا کیسا اجر حاصل ہوتا ہے۔

100% ....

\+ 0 % ....

=100% ....

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 14 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

صفحہ 11 کے جوابات: 6۔کامل، 7۔گُناہ، گزارنا ؛ 8۔اُٹھنا، بیٹھنا، بولنا، دیکھنا، سوچنا
9۔خُدا۔ 10۔مطالبہ۔

نظرِ ثانی

بہت سے لوگ یہ یقین سے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد وہ کہاں جائیں گے۔ابدی زندگی (فردوس) میں یا ابدی موت (دوزخ) میں۔ کلامِ مُقدّس کے وسیلے ہم جانتے ہیں کہ ابدی زندگی دینے کیلئے خُدا ہم سے کس قسم کی زندگی کا تقاضا کرتا ہے۔خُدا چاہتا ہے کہ ہم کامل اور پاکیزہ زندگی بسر کریں جو گُناہ سے مُبرّا ہو اور اگر ہم ایسی زندگی گزارتے ہیں تو خُدا ہمیں ہمیشہ کی زندگی ضرور دے گا۔

اہم نوٹ: جو کچھ آپ نے اِس باب میں پڑھا ہے اس کے بعد شائد آپ یہ سوچیں کہ ''میں آگے کیوں پڑھوں''؟ ''میں جانتا یا جانتی ہوں کہ میں کامل نہیں ہوں''۔ اور ممکن ہے کہ آپ اگلا باب پڑھنا پسند نہ کریں۔لیکن اگلے ابواب میں آپ کیلئے ایک بڑی خوشخبری ہے کہ آپ کس طرح کامل زندگی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس لِئے دلبرداشتہ نہ ہوں بلکہ پوری کتاب ضرور پڑھیں۔

؟ صفحہ 13,12 کے جوابات: 11۔ج ؛ 12۔پاکیزگی، گُناہ، ہمیشہ کی زندگی ؛

امتحانی سوالنامہ

1۔خُدا سب لوگوں سے..............................زندگی کا تقاضہ کرتا ہے۔

2۔خُدا کی.......................کا پیغام ہم سے تقاضا کرتا ہے۔

3۔اگر کوئی شخص............................زندگی گزارے تب ہی وہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرسکتا ہے۔

4۔........................کرنے سے ہم خُدا کو ناراض کرتے ہیں۔

5۔خالی جگہوں کو پر کریں کہ خُدا کا ہم سے کیا مطالبہ ہے اور اِس مطالبے کو پورا کرنے سے کیا اجر حاصل ہوتا ہے۔

........................% پاکیزگی

+........................% گُناہ

=..................%..................

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 پر ملاحظہ کریں)

نوؔح نے خُدا کا شکر ادا کِیا کیونکہ خُدا نے اُسے سیلاب میں محفوظ رکھا

دوسرا باب

انسان گنہگار ہے

خُدا ہم سے کامل اور پاکیزہ بننے کا تقاضہ کرتا ہے لیکن جب خُدا انسان پر نگاہ کرتا ہے تو انسان میں کیا دیکھتا ہے؟ کیا خُدا جب ہم پر نظر کرتا ہے تو اُسے ہماری سوچوں میں کاملیت اور پاکیزگی دکھائی دیتی ہے؟ کیا ہمارے اُٹھنے، بیٹھنے اور دیکھنے میں پاکیزگی موجود ہے؟ اور کیا خُدا کو ہماری پوری زندگی گُناہوں سے آزاد، پاک، کامل اور خُدا کی مرضی کے عین مطابق نظر آتی ہے؟

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کے سامنے خُدا گنہگار ہے۔

☆ کم یا زیادہ گنہگار رہونے کی بات نہیں بلکہ مکمل پاکیزگی کی ضرورت ہے اور اِس کے متعلق مثالیں دے کر سمجھا سکیں۔

☆ بیان کر سکیں کہ گُناہ کے نتائج کیا ہیں۔

بائبل مُقدّس کے بہت سے حوالہ جات یہ بیان کرتے ہیں کہ خُدا انسان میں کیا دیکھتا ہے پاکیزگی یا گُناہ؟ اِن حوالہ جات کو پڑھ کر ہم یاد رکھیں کہ خُدا سب انسانوں کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔

"کیونکہ زمین پر کوئی ایسا راستباز نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطاء نہ کرے"۔ (واعظ 20:7)۔"اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔" (رومیوں 23:3)۔

ہم اُن آدمیوں یا عورتوں سے مختلف نہیں جو اِس دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔سب پیدائشی گنہگار ہیں اور چونکہ ہم نے پیدایش ہی سے کامل اور پاکیزہ زندگی نہیں گزاری اِس لِئے ہم سب گنہگار ہیں۔

حتیٰ کہ بائبل مُقدّس کی عظیم ہستیوں کے بھی گُناہ بائبل مُقدّس میں درج ہیں مثلاً نوحؔ ، داؤدؔ ، موسیٰؔ ، پطرسؔ اور پولُسؔ ۔ اِس کا مطلب ہے کہ سب انسان ہی گنہگار ہیں۔

آج کے دور کی عظیم ہستیاں بھی گنہگار ہیں۔ چاہے کوئی بشارت دینے والا ہو یا کوئی قیدی، چاہیے کوئی عوامی قائد ہے یا کوئی عصمت فروش، امیر ہے یا غریب سب گنہگار ہیں۔ اِس دُنیا میں سوائے یسوعؑ المسیح کے کوئی بھی کامل اور پاکیزہ زندگی بسر نہیں کر سکا اور نہ کرسکتا ہے۔

مثال کے طور پر فرض کریں کہ آپ کے گھر کے سامنے لوگوں نے نئی عمارت بنانے کیلئے ایک گڑھا کھود رکھا ہے۔ آپ کے سکول کا ایک پرانا تیز کھلاڑی، آپ اور آپ کے چند دوست لمبی چھلانگ سے اِس گھڑے کو عبور کرنا چاہتے ہیں۔ مگر فاصلہ بہت زیادہ کیونکہ گڑھا تقریباً سو فٹ یعنی 30 میٹر چوڑا ہے۔ ذرا سوچیں کہ اگر آپ نے چھلانگ لگانے کے مقابلے میں حصّہ بھی لیا ہوتا تب بھی شائد آپ 10 فٹ یعنی 3 میٹر ہی بمشکل چھلانگ لگا سکتے ہیں اور تیز رفتار کھلاڑی شائد 20 فٹ یعنی 6 میٹر۔ یعنی اِس گڑھے کے دوسرے کنارے تک پہنچنے کیلئے یہ چھلانگ چھوٹی ہے اور اگر کوئی اِس گڑھے کو عبور کرنا چاہے گا تو گڑھے کی تہہ میں جا گرے گا۔

بالکل اِسی طرح گُناہ بھی ایک گڑھا ہے۔ ہم سب گنہگار ہیں اور پاکیزگی کے اُس معیار پر جس کا تقاضا خُدا ہم سے کرتا ہے پورا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انسان میں ایسی کوئی خوبی، قوت وصلاحیت نہیں کہ وہ گُناہ سے بچ سکے۔

1۔خُدا کی نظر میں ہرانسان............................ ہے۔

2۔خُدا کی نظر میں کسی نے بھی.................................زندگی نہیں گزاری۔

3۔بائبل مُقدّس کی............................ کی بھی گُناہ بائبل مُقدّس میں درج ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 22 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

انسان کو گُناہ کے بارے میں اتنا فکر مند کیوں ہونا چاہیے؟ کیونکہ گُناہ انسان کو خُدا کے تقاضوں پر پورا اُترنے نہیں دیتا۔ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے،"اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔"(رومیوں 23:3)

ہم میں وہ پاکیزگی اور کاملیت نہیں ہے جِس کا تقاضا خُدا ہم سے کرتا ہے۔ چاہے ہم کتنی ہی زیادہ کوشش کریں ہم پاکیزگی کے اُس معیار پر پورا نہیں اُتر سکتے۔ اِس لِئے ہم ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کی بجائے ابدی موت کے حقدار ہیں۔ کلامِ مقدّس میں گُناہ کی سزا کے بارے میں لکھا ہے" گُناہ کی مزدوری موت ہے"۔ (رومیوں 23:6)۔

اگر آپ کسی بھی جگہ ملازمت کرتے ہیں تو وہ شخص یا ادارہ جس کے آپ ملازم ہیں وہ آپ کو آپ کی محنت کا اجر بھی دے گا۔ اِسی طرح جب آپ گُناہ کی غلامی کرتے

ہیں تو اِس کا اجر ابدی موت ہے ۔ چاہے کچھ لوگ دوسروں سے بہتر ہوں یا دوسرے لوگوں سے بدتر مگر گُناہ کا اجر ابدی موت ہی ہے۔

کم گنہگار ہونے یا زیادہ گنہگار ہونے میں کوئی فرق نہیں ۔ اِس بات کو ہم اِس مثال سے صحیح طور پر بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ تین دوست ایک میز کے گرد بیٹھے ہیں جس پر تین گلاس پڑے ہیں جن میں بہت ہی خطرناک زہر ہے۔ ایک گلاس لبالب بھرا ہے دوسرا گلاس آدھا بھرا ہے اور تیسرا گلاس جس میں تھوڑا سا زہر ہے۔ یہ تینوں دوست ایک ایک گلاس پی لیتے ہیں ۔ کیا اِن کے نتائج مختلف ہوں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ زہر کی تھوڑی سی مقدار بھی موت کا سبب ہی بنے گی ۔ اِسی طرح گُناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا وہ زندگی میں زہر کی طرح پھیل جاتا ہے جس کا نتیجہ موت ہی ہے۔ اگر ہم یہ سوچیں کہ ہم بڑے گنہگار نہیں ہیں بلکہ چھوٹے گنہگار ہیں اور سزا سے بچ جائیں گے تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بلکہ پھر بھی ہم ابدی موت کے ہی مستحق ہوں گے۔

اِس حقیقت کو ریاضی کے اِس سوال سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ برائے مہربانی اِسے دھیان سے پڑھیں۔

گُناہ = 25 یا 50 یا 100%

پاکیزگی = ہمیشہ 0%

نتیجہ = 100% ابدی موت۔

4۔ہم میں ایسی پاکیزگی اور کاملیت نہیں ہے جس کا تقاضا.......................ہم سے کرتا ہے چاہے ہم.......................ہی زیادہ کوشش کریں۔

5۔گُناہ کی وجہ سے تمام انسان.......................کے حقدار ہیں۔

6۔اگر ہم یہ سوچیں کہ ہم............................گنہگار نہیں ہیں۔

7۔سوال حل کریں تاکہ ہم جان سکیں کہ کم یا زیادہ گنہگار ہونے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

25یا50یا100%...................................

ہمیشہ 0%...

اور نتیجہ =100%...

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 25 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

شائد آپ کا اگلا سوال یہ ہو کہ ''گُناہ کیا ہے''؟

گُناہ کی تین اقسام

پہلی قسم: ایسے کام جِن کے بارے میں خُدا فرماتا ہے کہ ہم نہ کریں۔

?	صفحہ 20 کے جوابات: 1۔گنہگار ؛ 2۔کامل (پاکیزہ) ؛ 3۔عظیم ہستیاں ؛

ذیل میں کچھ ایسی باتیں درج ہَیں جن کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم نہ کریں:

☆ تُو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔
(خروج20:7)

☆ تُو خُون نہ کر۔ (خروج20-13)

☆ تُو زِنا نہ کر۔ (خروج20:14)

☆ تُو چوری نہ کر۔ (خروج20-15)

☆ تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔
(خروج20-16)

جب ایسی باتوں کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم نہ کریں لیکن ہم کرتے ہَیں تو ہم گُناہ کرتے ہَیں ۔ ایسے کام ہمارے لیے ابدی موت کا سبب بنتے ہَیں۔ یاد رکھیں کہ درج ذیل باتوں کے علاوہ اَور بھی بہت سی باتیں ہَیں جن کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم نہ کریں۔ان کے متعلق ہم بائبل مقدس میں سے جان سکتے ہیں۔

دوسری قسم: اور ایسے کام بھی ہَیں جن کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم کریں۔مگر ہم نہیں کرتے ۔ذیل میں چند ایسے کام درج ہَیں جِن کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے

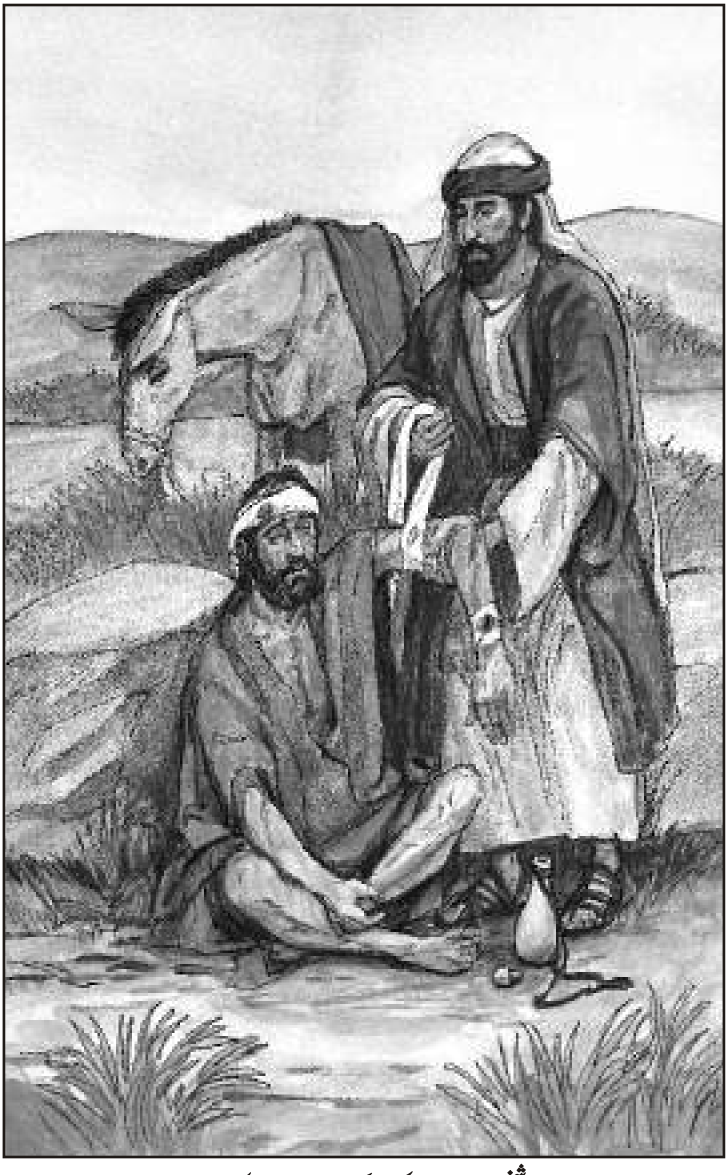

ایک سامری شخص اُس آدمی کی مدد کر رہا ہے جِسے ڈاکوؤں نے مارا پیٹا

ہم کریں۔ایسے کاموں کے متعلق ہم بائبل مقدس میں سے اورزیادہ جان سکتے ہیں۔جو کام ہمیں کرنے ہیں۔

☆ اپنے دشمنوں سے محبت کرنا۔ (متی 44:5)

☆ اپنے ستانے والوں کیلئے دُعا کرنا۔ (متی 44:5)

☆ سچے خُدا کی پرستش کرنا۔ (خروج 3:20)

☆ اپنے ماں باپ کی عزت کرنا۔ (خروج 12:20)

☆ ہرقسم کی بدی سے بچے رہنا۔ (1۔تھسلنیکیوں 22:5)

جب ہم یہ سارے کام نہیں کرتے جن کا حکم خُدا دیتاہے۔تو ہم گُناہ کرتے ہیں اس طرح بھی ہم ابدی موت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

تیسری قسم: ایک ایسی انسانی سوچ،خیال یاارادہ جوکلامِ مقدس کے مطابق غلط ہووہ گناہ ہے۔ذیل میں چندایسی ہی باتوں کا ذکرہے کہ جیسا ہم سوچتے ہیں،خیال کرتے ہیں اورارادہ کرتے ہیں۔اوران کے بارے میں خُدافرماتاہے کہ ہم نہ کریں۔

صفحہ 22 کے جوابات: 4۔خُدا،کتنی ؛ 5۔ابدی موت ؛ 6۔بڑے ؛ 7۔گُناہ ، پاکیزگی،ابدی موت۔

☆ جِس کِسی نے بُری جواہش سے کِسی عورت کی طرف نگاہ کی وُہ اپنے دِل میں
اُس کے ساتھ زِنا کر چکا۔ (متی 28:05)

☆ جوکوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وُہ خونی ہے ۔(1۔یوحنا 15:3)

☆ تو اپنے پڑوسی کی کِسی چیز کا لالچ نہ کرنا۔ (خروج 17:20)

خُدا فرماتا ہے کہ ہم ان باتوں پرغور کریں:

☆ غرض اے بھائیو جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کِیا کرو۔(فلپیوں 8:4)

جب ہم شہوت پرستی اور نفرت انگیز خواہشات رکھتے ہیں، تو ہم گُناہ کرتے ہیں ۔ جب ہم اُن چیزوں سے جو خُدا نے ہمیں دی ہیں مطمئین نہیں ہوتے، تو ہم گُناہ کرتے ہیں ۔ جب ہم اُن چیزوں کو حاصل کرنے کی خواہشات کرتے ہیں جو ہماری نہیں ہیں، تو ہم گُناہ کرتے ہیں ۔ جب ہم ناپاک باتوں کے بارے میں سوچتے ہیں ، تو ہم گناہ کرتے ہیں ۔ جب ہم اچھی ، نیک او رپاکیزہ سوچیں نہیں رکھتے ، تو ہم گُناہ کرتے ہیں ۔ ہر گُناہ ہمیں ابدی موت کا سزا وار ٹھہراتا ہے۔

8۔ایسے.................................جن کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم نہ کریں لیکن اگر ہم وہ کام کرتے ہَیں تو ہم.................................کرتے ہَیں ۔

9۔ایسے کام جنکے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم.................................اور اگر وہ کام ہم...کریں تو گناہ ہے۔

10 ۔ایسی انسانی سوچ ، خیال یا ارادہ جو............................ کے مطابق غلط ہو وہ گناہ ہے۔

11 ۔جو جملے گُناہ کے متعلق ہَیں اُن پر × کا نشان لگائیں ۔

(الف) خُدا کی عبادت کرنا۔ ....

(ب) چوری کرنا ....

(ج) غریب کی مدد کرنا ....

(د) کسی شخص سے نفرت کرنا۔ ....

(ر) کسی شخص کو قتل کرنا۔ ....

س) خُدا سے دُعا نہ کرنا۔ ....

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 28 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

لیکن خُدا چند ایک گُناہوں کے بدلے لوگوں کو ابدی موت کیوں دے گا؟۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے گُناہ چند ایک نہیں ہَیں ۔ جب ہم پاکیزگی کے لئے خُدا کے تمام تقاضوں پر نظر کرتے ہَیں تو تب ہم دیکھتے ہَیں کہ ہم نے بہت سے گُناہ کیئے ہَیں ۔

اس حقیقت کو جاننے کا ایک اَور طریقہ بھی ہَے ۔فرض کریں کہ ایک شخص ایک دن میں صرف پانچ گُناہ کرتا ہَے اور واضح رہے کہ جتنے گُناہ ہم روزانہ کرتے ہَیں یہ تعداد ان سے بہت کم ہَے ۔ درج ذیل فہرست یہ واضح کرتی ہَے کہ ایک شخص کے گُناہوں کا کِس طرح حساب لگایا جاسکتا ہے۔اگر وہ دن میں صرف پانچ گناہ کرتا ہے۔

1ماہ	=	150 گُناہ
6ماہ	=	910 گُناہ
1سال	=	1825 گُناہ
5سال	=	9,125 گُناہ
10سال	=	18,250 گُناہ
25سال	=	45,625 گُناہ
50سال	=	91,250 گُناہ
75سال	=	136,875سال

؟ صفحہ 27 کے جوابات: 8۔کام،گناہ ؛9۔کریں،نہ ؛ 10۔کلامِ مقدس ؛ 11۔ب،د،ر،س۔

آپ اپنے گُناہوں کا موازنہ کیسے کریں گے؟۔ یاد رکھیں کہ مندرجہ بالا تفصیل میں یہ فرض کیا گیا ہَے ۔ کہ اگر ایک شخص ایک دن میں صرف پانچ گُناہ کرے ۔تو ذرا سوچیں وہ شخص 75 سال میں کتنے گناہ کرے گا۔اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ انسانی زندگی میں گناہ کس حد تک موجود ہیں اور وُہ ابدی موت کا مستحق کیسے نہیں ہَے ۔یہی وجہ ہَے کہ ہم یہ کہہ سکتے ہَیں کہ خُدا کی نظر میں سوائے مسیح کے کوئی راست باز نہیں۔ ہر شخص کی زندگی میں گُناہ ہےاور وہ ابدی موت کا سزاوار ہَے ۔

اب ہم کم یا زیادہ گناہوں کی بات چھوڑیں اور بائبل مُقدّس کی اس آیت پر غور کریں،'' کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کِیا اور ایک ہی بات میں خطاء کی وُہ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرا''(یعقوب 10:2)۔

خُدا کے ایک حُکم کی ایک بار نافرمانی ساری شریعت کی حُکم عدولی ہَے ۔ایک ہی گُناہ کے سبب آپ ناپاک ہو جاتے ہَیں اور اس طرح ابدی زندگی کے حصول کیلئے غیر مستحق ٹھہرتے ہَیں ۔اِس مثال سے ہم یہ بات سیکھ سکتے ہیں کہ غبارے میں ایک ہی جگہ سوئی چبھونے سے غبارہ پھٹ جاتا ہَے اور بے کار ہو جاتا ہَے ۔

خُدا کامِل مُنصف ہونے کے ساتھ کامِل محبت کرنے والا باپ بھی ہَے ۔ کیونکہ خُدا ہی کامِل مُنصف ہَے اس لئے وہ لوگوں کو کم یا زیادہ نہیں بلکہ وُہی دے گا جس کے وُہ مستحق ہَیں ۔

یہاں اس کے لئے ایک اور مثال دی جا سکتی ہے۔فرض کیجئے کہ آپ بریانی کھانا چاہتے ہیں اور بریانی کی پلیٹ کی قیمت 25 روپے ہَے ۔لیکن آپ کے پاس صرف 10 روپے ہی ہَیں ۔اب آپ اپنے دوستوں سے ادھار لیتے ہَیں ۔مگر آپ صرف 20 روپے ہی اکٹھے کر پاتے ہیں۔لیکن کیا آپ اِن روپوں سے 25 روپے والی بریانی کی پلیٹ خرید سکتے ہیں۔نہیں کیونکہ آپ کے پاس روپے کم ہیں۔اسی طرح زندگی میں کاملیت اور پاکیزگی میں کم یا زیادہ ہونا نہیں چلتا۔بلکہ مکمل پاکیزگی اور کاملیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

خُدا جو کامِل منصف ہَے فرماتا ہَے ،''پس چاہیئے کہ تم کامِل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامِل ہَے''(متی 48:5)۔اگر آپ ایک مخصوص قسم کی زندگی گزار رہے ہَیں تو آپ کو کامِل ہونا ضروری ہے تا کہ آپ ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو سکیں ۔ ورنہ،''گُناہ کی مزدوری موت ہَے''(رومیوں 23:6)۔

12۔انسان سے زندگی میں..گُناہ ہو جاتے ہَے ۔

13۔خُدا کی نظر میں سوائے..کے کوئی راست باز نہیں۔

14۔خُدا کے.........................بھی حُکم کی نافرمانی ساری شریعت کی حُکم عدولی ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 31 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

جب خُدا انسان پر نظر کرتا ہَے تو سوائے مسیح کے کوئی بھی راستباز اور کامل نظر نہیں آتا بلکہ سب انسان گُناہ سے بھرے ہوئے ہَیں۔ کیونکہ جب ہم ایسے کام کرتے ہَیں جو وہ نہیں چاہتا کہ ہم کریں تو ہم گُناہ کرتے ہَیں۔ اور جب ہم ایسے کام نہیں کرتے جو خُدا چاہتا ہے کہ ہم کریں تب بھی ہم گُناہ کرتے ہَیں۔ یہاں تک کہ ہماری سوچیں بھی گُناہ سے بھرپور ہوتی ہیں۔ اس لئے انسان گُناہ سے بھری زندگی کے باعث کاملیت کے اُس معیار کو پورا نہیں کر پاتا جو خُدا اُس سے چاہتا ہے۔ خُدا کی عدالت میں انسان کی ابدی موت کی سزا کی وجہ گناہ ہی ہَے۔ کیونکہ ہم گُنہگار ہیں اس لئے ہم ابدی موت کی سزا کے مستحق ہیں۔

اہم نوٹ: مطالعہ کو ضرور جاری رکھیں۔

اس باب میں آپ کی بہت حوصلہ شِکنی ہوئی ہَے کیونکہ ابھی تک خوشی کی کوئی خبر نہیں ملی۔ لیکن اگلے ابواب خوشی کی خبر کے بارے میں ہی ہیں۔ اِس لیے مکمل کتاب کا مطالعہ کریں آپ مایوس نہیں ہونگے۔

صفحہ 30 کے جوابات: 12۔ اکثر ؛ 13۔ ایک ؛ 14۔ ایک؛

امتحانی سوالنامہ

1۔خُدا کی نظر میں سب لوگ...ہَیں ۔

2۔گُناہ کی وجہ سے ہم اُس..زندگی سے محروم ہو گئے ہَیں جس کا مطالبہ خُدا ہم سے کرتا ہَے ۔

3۔ہمارے گُناہ کے سبب ہمیں..ملے گی ۔

4۔ایسے..................................جن کے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم نہ کریں لیکن اگر ہم وہ کام کرتے ہَیں تو ہم...کرتے ہَیں ۔

5۔ایسے کام جنکے بارے میں خُدا فرماتا ہَے کہ ہم..................................اور اگر وہ کام ہم...کریں تو گناہ ہے۔

6۔ایسی انسانی سوچ، خیال یا ارادہ جو..............................کے مطابق غلط ہو وہ گناہ ہے۔

7۔خُدا کی نظر میں سوائے ....کے کوئی بھی راست باز اور کامل نہیں سب........................... ہیں۔

8۔خُدا کے.......................حُکم کی بھی نا فرمانی ساری شریعت کی حُکم عدولی ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 پر ملاحظہ کریں)

تیسرا باب

گناہ سے نجات کیلئے انسان کے خودساختہ حل

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسان گُنہگار ہے تو اُسے ابدی زندگی اور گناہوں کی معافی کیسے حاصل ہوگی؟ اور انسان کامل اور پاک کیسے بن سکتا ہے؟۔ لوگ اِن اہم سوالات کے کئی جوابات دیتے ہیں ۔ ان جوابات میں انسان کے خودساختہ حل موجود ہوں گے۔ ہم اُن جوابات کو گناہ کا انسان کی طرف سے ''حل یا عِلاج'' کہیں گے۔ فرض کریں کہ ایک بیمار شخص تندرست ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ ڈاکٹر کے پاس جائے گا۔ ڈاکٹر اُس کی بیماری کی وجہ دریافت کرنے کے بعد ایسی دوائی تجویز کرے گا جس میں اُس بیماری کا علاج ممکن ہے ۔ لیکن لوگوں نے گُناہ کی بیماری کے بہت سے خود

یوسفؔ، آزمائش اور گُناہ سے دُور بھاگ گیا

ساختہ حل نکالے ہوئے ہَیں جو درست نہیں ہیں ۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ بتا سکیں:

☆ گُناہ کے مسئلہ کے حل کیلئے انسان کے تین خودساختہ حل کیا ہیں ؛ اور

☆ یہ بھی بیان کرسکیں کہ ان میں سے کوئی بھی حل گناہ سے نجات نہیں دے سکتا۔

پہلا خودساختہ حل: نیک بننے کی حد سے زیادہ کوشش کرنا۔

اس خودساختہ حل میں انسان کو نیک بننے کیلئے بہت زیادہ کوشش درکار ہوتی ہَے ۔ کیونکہ انسان گُنہگار رہے اور اگر وہ نیک بننے کی ہر وقت کوشش کرتا رہے تو وہ اچھا انسان بن جائے گا۔جس سے خُدا خوش ہوکر انسان کو ابدی زندگی میں داخل ہونے دے گا۔

اگر ہم غور کریں تو ہمارے آس پاس کے بہت سارے لوگ اِس حل کو درست جان کر اس کیلئے محنت کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔وہ اکثر یہ کہتے ہیں کہ ''مَیں اپنی زندگی سُدھار رہا ہوں ۔اب مَیں صرف سکول جاتا ہوں تاکہ مَیں گریجویٹ ہوسکوں۔ اس کے علاوہ مَیں عبادت کیلئے گرجا گھر جانا شروع کرر ہا ہوں'' اور صرف نیک اور اچھے لوگوں کے ساتھ میری رفاقت رہتی ہے۔شراب نوشی اور نشیلی ادویات کا استعمال چھوڑ دیا ہے اور اب اپنے خاندان کے ساتھ میرے بہتر تعلقات ہیں''۔ لیکن ہم

اس طرح کامِلیت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے ۔ایسی کوشش گُناہ کے مسئلہ کا حل نہیں ہے۔

ہم اِس بات کو اِس مثال سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک بہت لمبی سیڑھی جو کامِلیت کی سیڑھی ہَے اور ہمیشہ کی زندگی تک جاتی ہَے ۔بحثیت گُنہگار ہم اس سیڑھی کے نچلے حصے پر کھڑے ہَیں ۔اور اگر ہم اُسی حصے پر ہی محنت کرتے جائیں گے یا زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے جائیں تا کہ اُوپر چڑھ سکیں تو کبھی بھی آپ ابدی زندگی میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ بہت اچھا انسان بننے کیلیئے آپ اپنی قوت اور سمجھ کے مطابق ہی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے یہ ایک مشکل بلکہ ناممکن بات ہے کہ ہم کبھی کامِل ہو سکیں۔اور سیڑھی کے اوپر والے حصے تک پہنچ سکیں ۔ یاد رکھیں خُدا کامِلیت کا تقاضہ کرتا ہَے لیکن گُناہ کے باعث انسان کبھی کامِل نہیں ہو سکتا ۔ہم اچھے انسان بن سکتے ہَیں لیکن پورے طور پر پاک، کامل اور نیک نہیں ہو سکتے ۔

1۔ ہمیں گُناہ کی بیماری کا.. چاہیے۔

2۔ ایک حل جو لوگ سوچتے ہَیں کہ اگر انسان نیک بننے کی ہر وقت........................ کرتا رہے تو وہ اچھا انسان بن جائے گا۔

3۔ لیکن ہم جتنی بھی زیادہ کوشش کریں ہم.................................... نہیں ہو سکتے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 39 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

دوسرا خود ساختہ حل: اپنے اچھے اور بُرے کاموں کا موازنہ کرنا

اس خود ساختہ حل میں انسان اپنی اچھائیوں اور اچھے کاموں کا اپنے گُناہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ بہت سے اچھے کاموں اور اپنی اندر کی اچھائیوں کے وسیلے گناہوں کے بوجھ کو متوازن کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح خُدا خوش ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہونے دیتا ہے۔

مثال کے طور پر آپ بُرے کام بہت عرصہ پہلے چھوڑ چُکے ہیں لیکن پھر بھی آپکے دوست شراب نوشی کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر اس دعوت کو آپ قبول کر لیتے ہیں تو یہ دُرست نہیں۔ لیکن آپ اپنے ذہن میں یہ بھی سوچتے ہیں کہ میرے اچھے کام کافی زیادہ ہو چکے ہیں اور اب میں بہت نیک بھی ہو چکا ہوں تو مجھے اس ایک دعوت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ سوچیں! کیا یہ بات درست ہے کہ ہمارے نیک اعمال اور اچھا کردار کسی ایک بھی گناہ کو برابر کر سکتا ہے؟ نہیں ایسا ممکن نہیں ہے۔ لیکن ہمیں بہت سے لوگ ملیں گے جو ایسی سوچ کے سہارے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اکثر اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے نظر آئیں گے کہ، ''مَیں ماضی قریب میں کتنا اچھا رہا ہوں اور مَیں نے سخت محنت بھی کی ہے۔ اَب میں اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہوں۔ مَیں کِسی پر لعنت نہیں کرتا اور قسم نہیں کھاتا وغیرہ''۔

کیا اچھے کاموں اور اچھے کردار سے گناہوں پر پردہ ڈالا جا سکتا ہے؟

کلامِ مقدس میں لکھاہے ،''گُناہ کی مزدوری موت ہَے'' (رُومیوں 23:6) ۔ ہر ایک گُناہ کا اجر موت ہَے ۔ اچھے کام کرنے سے ہم اپنے گُناہوں کو متوازن نہیں کرسکتے اور نہ ہی اُن کی سزا کم کرواسکتے ہَیں ۔ گُناہ اور اُن کی سزا یعنی ابدی موت اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔

4۔ دوسرا حل یہ ہَے کہ بہت زیادہ...کام کریں تاکہ بُرے کاموں کو متوازن کرسکیں۔

5۔ لیکن بائبل مُقدّس میں یہ لکھاہَے کہ ہر گُناہ سے..................................ہی حاصل ہوتی ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 41 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

تیسرا خودساختہ حل: دُوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرنا

اِس خودساختہ حل میں انسان ایسے لوگوں کے بارے میں سوچتا ہے جنہوں نے اُس سے زیادہ بُرے کام کِئے ہوں اور جن کے ساتھ اُس کا موازنہ ہو سکے۔ مثلاً ایسے لوگ جو زیادہ جھوٹے ہوں، چوری کرتے اور دھوکے سے روپے کماتے ہوں یا عبادات میں شرکت اور کلیسیائی رفاقت سے گریز کرتے ہوں یا انھوں نے بینک لوٹے ہوں یا ایسے لوگ جنہوں نے اپنی بیوی اور بچوں کو قتل کِیا ہو یا پھر ایسا شوہر جو اپنی بیوی کو مارتا ہو وغیرہ۔ ہمارے اردگرد ایسے بہت سے لوگ ہوں گے اور ممکن ہے کہ ہمارے قریبی

لوگوں میں ہی ایسے جرم پائے جاتے ہوں۔اس تیسرے خودساختہ حل والے لوگ یہ ہی سوچتے ہیں کہ خُدا سزا دے گا تو یقیناً صرف ایسے ہی لوگوں کو سزا دی جائے گی کیونکہ ایسے لوگ زیادہ گنہگار ہیں اور ہم اُن سے بہت ہی چھوٹے اور کم گناہ کرتے ہیں۔

لیکن یہ حل بھی کسی طور پر کارآمد نہیں کیونکہ خُدا ہمارا موازنہ دُوسروں کے ساتھ نہیں کرتا۔ابدی زندگی کے لئے کاملیت اور پاکیزگی کی ضرورت ہوتی ہے۔اوراگر ہم کامل اور پاکیزہ زندگی بسر کررہے ہیں تو پھر ہم سزا سے بچ سکتے ہیں۔لیکن ہم کامِل نہیں جیساخُدا کامِل ہَے۔ہم پاکیزگی کے اُس معیار پر پورا نہیں اُتر سکتے جس کا تقاضہ خُدا ہم سے کرتا ہَے۔اس لیئے ہم ابدی موت کے سزاوار ہَیں۔

6۔تیسرے خودساختہ حل میں انسان ایسے لوگوں کی تلاش کرتا ہے جو اُس سے زیادہ ....ہوں۔

7۔.. ہمارا موازنہ کاملیت اور پاکیزگی کے اُس معیار کے ساتھ کرتا ہے جو وہ انسان کے لیئے رکھتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 41 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

انسان کے خودساختہ حل کاملیت اور مکمل پاکیزگی کیلئے ناکافی ہیں اوراس طرح گناہ اور اسکی سزا سے مخلصی حاصل ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ یہ تمام خود ساحتہ حل

؟	صفحہ 36 کے جوابات: 1۔علاج ؛ 2۔کوشش ؛ 3۔کامِل۔

صرف کارآمد محسوس ہوتے ہَیں لیکن اِن میں سے کوئی بھی حل گُناہ کی بیماری کا علاج اور اسکی سزا یعنی ابدی موت کا حل نہیں ہے۔انسان کے خودساختہ حل انسان کو گُناہ میں ہی رہنے دیتے ہَیں جس کی مزدوری موت ہے۔بائبل مُقدس میں لکھاہے،''ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہَے پر اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہَیں''۔ (امثال 25:16)۔انسان کے تمام خودساختہ حل یعنی نیک اعمال،فلسفہ،اخلاقی اصول اور ریاضتیں ناکافی ہَیں۔اگرآپ بھی کسی ایسے حل پر تکیہ کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ تمام خودساختہ حل ابدی موت کی طرف جاتے ہَیں۔لیکن ہمیشہ کی زندگی کا راستہ اور ہے۔

8۔تمام انسانی خودساختہ حل.................................کی بیماری کا علاج نہیں ہیں۔

9۔تمام انسانی خودساختہ حل .... کے نتیجے کی طرف لے جاتے ہَیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 42 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اب تک ہم نے مطالعہ کے وسیلہ سے یہ سیکھا ہے کہ خُدا ہم سے کاملیت اور پاکیزگی کا تقاضہ کرتا ہے۔لیکن انسان گُناہ کی بیماری کے سبب اِس تقاضے کو پورا کرنے سے قاصر ہے اور انسان کے خودساختہ حل بھی گُناہ کی بیماری کا علاج مہیا نہیں کرسکتے۔اگلے باب میں ہم اس خوش خبری کے متعلق تفصیل سے جانیں گے جس میں انسان کے لئے خُدا کی طرف سے گُناہ کی بیماری کا عِلاج بتایا گیاہَے۔

نظرِثانی

تمام انسان گُناہ کی بیماری کا شکار ہیں جس کی سزا ابدی موت ہے۔لیکن انسان نے گُناہ کی بیماری کے کئی خودساختہ حل ڈھونڈ رکھے ہیں تا کہ ابدی موت سے بچ سکے۔جس میں پہلا حل: لوگ سوچتے ہَیں کہ نیک بننے کی زیادہ کوشش سے ابدی موت سے بچا جا سکتا ہے۔ دوسرا حل : نیک اعمال سے گناہوں کو متوازن کیا جا سکتا ہے۔اور تیسرا حل: دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنا موازنہ کر کے اپنے آپ کو ابدی موت سے بچایا جا سکتا ہے۔لیکن یہ تمام حل گناہ سے آزاد نہیں کر سکتے۔کیونکہ کلامِ مُقدّس کے مطابق ہماری زندگی میں ''ایک بھی گُناہ'' کاملیت کے معیار کو پورا نہیں ہونے دیتا۔اوراس طرح انسان کے تمام خودساختہ حل ناکام ہوجاتے ہَیں۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ہمیں گُناہ کی بیماری کے.....................................کی ضرورت ہَے۔

2۔(پہلا حل) لوگ سوچتے ہَیں کہ نیک بننے کی.........................کرنے سے سزا سے بچا جاسکتا ہے۔

صفحہ 38-39 کے جوابات: 4۔نیک ؛ 5۔ابدی موت ؛ 6۔گنہگار ؛ 7۔خُدا۔

3۔جتنی بھی کوشش کریں ہم...نہیں ہو سکتے۔

4 ۔ (دُوسرا حل) کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ .... سے
گناہوں کومتوازن کیا جاسکتا ہے۔

5۔لیکن کلامِ مُقدّس کے مطابق ہر گُناہ کی سزا...ہَے

6 ۔(تیسرا حل)انسان اُن لوگوں سے موازنہ کرتا ہَے جنہوں نے اُس سے زیادہ
....کیئے ہوں۔

7۔ہم اپنا موازنہ دُوسروں کے ساتھ نہیں کر سکتے بلکہ خُدا ہمارا موازنہ.........................
اور.....................................کے ساتھ کرتا ہے۔

8 ۔انسان کے خود ساختہ حل...کی بیماری کا
علاج مہیا نہیں کر سکتے۔

9۔تمام انسانی خودساختہ حل.. کے نتیجے
کی طرف لے جاتے ہَیں ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 پر ملاحظہ کریں)

؟	صفحہ 40 کے جوابات: 8۔گُناہ ؛ 9۔ابدی موت۔

چوتھا باب

خُدا انسان کے گناہ کا علاج مہیا کرتا ہے

اب آپ یہ پوچھ سکتے ہَیں کہ ''انسان ابدی زندگی میں کیسے داخل ہو سکتا ہَے؟''۔انسان کی ابدی زندگی میں داخل ہونے کی بنیاد اس بات پر نہیں کہ وہ کیا کرتا ہے یا کیسی زندگی گزارتا ہے۔اور خُدا کی شریعت میں بھی ہمیں یہ واضح طور پر بتایا گیا ہَے کہ انسان کی گُناہ آلود فطرت کے سبب وہ ابدی زندگی میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ابدی زندگی میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خُدا نے خود گُناہ کی بیماری کا علاج مہیا کیا ہَے۔انجیل مُقدّس میں اس خوشخبری کو بڑا کھول کر

بیان کیا گیا ہے کہ گناہوں کی معافی اور مخلصی کیسے مہیا کی گئی ہے۔اس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ خُدا کے اُس علاج کو جان سکیں جو گُناہ کی بیماری کے لیے ہےَ ؛ اور

☆ الٰہی تجسم یعنی خُدا نے ہمارے لیے کیوں جسم اختیار کیا؟ کو بیان کر سکیں۔

تقریباً 2007 سال پہلے خُدا باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوؔع مسیح کو اِس دنیا میں بھیجا تا کہ وہ ہمارے گُناہوں کا فدیہ دے اور ہماری سزا برداشت کرے۔کلامِ مقدس میں یہ ہی خوشخبری دی گئی ہے۔کیونکہ کوئی بھی انسان اپنی کوشش سے گناہوں سے آزادی حاصل نہیں کرسکتا۔ اِس لیے خُدا باپ نے اپنے بیٹے یسوؔع کو اِس زمین پر بھیج دیا اور یسوؔع نے وُہ کام کِیا جو ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔کوئی بھی انسان شریعت کو پورا نہیں کرسکتا کیونکہ انسان کی فطرت گناہ آلود ہے اس لئے وہ جو بھی نیک کام کرتا ہے وہ ناپاک ہوتے ہیں یعنی ہماری نیکیاں خُدا کے سامنے گندی دھجیوں کی مانند ہیں۔مگر یسوؔع مسیح نے شریعت کو پورا کیا، خُدا باپ کی عدالت میں ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا اور ہماری گناہ آلود فطرت کو پاک کیا تا کہ ہم راستباز ٹھہر سکیں۔

یسوؔع مسیح نے انسان کی راستبازی کے لئے کیا کچھ کِیا ہے؟ کلامِ مُقدّس میں کیا لکھا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

''جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس (یسوعؔ) میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں'' (2۔کرنتھیوں 21:5)۔

''کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وُہ (یسوعؔ) سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گُناہ رہا''۔ (عبرانیوں 15:4)۔

انسان سے راستبازی کے جو تقاضے کیئے جاتے تھے اُن کو بطور نجات دہندہ یسوع نے پورا کیا۔ یسوع نے کامِل اور پاکیزہ زندگی بسر کی مگر انسان ایسا نہیں کر سکتا۔اس لئے یسوعؔ نے کامِل اور پاکیزہ زندگی بسر کر کے انسان کو وہ ہی راستبازی عطاء کر دی جس کی اُسے ضرورت تھی۔ یسوع انسان کو راستباز ٹھہرا سکتا ہے کیونکہ،''وہ خود راستباز اور بے گُناہ رہا ہے''۔اور دوسرا یہ کہ یسوع انسان کو اس لئے بھی راستباز ٹھہرا سکتا ہے کیونکہ اُس نے ہمارے گُناہوں کا فدیہ دے دیا ہے۔

1۔خُدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ وہ ہمارے گُناہوں کا....................دے۔

2۔یسوعؔ نے کامِل اور پاکیزہ زندگی بسر کر کے انسان کو.....................عنائیت کی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 47 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے انسان کے لئے صرف یہ ہی نہیں کیا کہ گناہوں سے پاک اور کامِل

زندگی بسر کی بلکہ اور بہت کچھ کیا ہے۔جس کے متعلق ہم مطالعہ کریں گے۔

بائبل مُقدّس میں لکھاہے کہ، ''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ۔ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس (یسوعؔ) پر لادی'' (یسعیاہ 6:53)۔

''جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس (یسوعؔ) میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں'' (2۔کرنتھیوں 21:5)۔

شریعت کے مطابق ہمارے گناہ عدالت میں لائے جائیں گے ۔اس لئے خُدا باپ نے ہمارے گُناہ اُس پر لاد دیئے یعنی یسوع نے ہمارے گناہ اپنے اوپر لے کر صلیبی موت کے وسیلے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا تا کہ خُدا کی عدالت میں ہم اُسکی قربانی کے وسیلہ بے گناہ ٹھہر سکیں۔ دیکھیں اُس یسوع نے ہمارے لیے صلیبی موت کے وسیلے کیسا بڑا اور عجیب کام کیا ہے۔

کلامِ مقدس کے یہ حوالہ جات ثابت کرتے ہیں کہ حقیقت میں اُس نے ہمارے لئے بڑے بڑے کام کیئے ہیں۔مثلاً لکھا ہے۔

''تو بھی اُس (یسوعؔ) نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا'' (یسعیاہ 4:53)۔

''حالانکہ وُہ (یسوعؔ) ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کِیا گیا اور ہماری

بدکرداری کے باعث کُچلا گیا‘‘(یسعیاہ5:53)۔

خُدا نے یسوع کی قربانی کو ہمارے گُناہوں کے بدلے قبول کیا۔ کیونکہ یسوع نے صلیب پر ہمارے گُناہوں کی سزا برداشت کی اور اُس سزا کی شدت کو ہم اس حوالہ کے ذریعے محسوس کرسکتے ہیں، ’’اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ۔ایلی لما شبکتنی ؟یعنی اے میرے خُدا اے میرے خُدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟‘‘(متی46:27)۔

خُدا باپ نے انسان کے ساتھ محبت کا اظہار اپنا اکلوتا بیٹا بخش کر کِیا ۔اور یسوؔع نے انسان کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار صلیبی موت اور دُکھ اُٹھا کر کِیا۔ یسوؔع نے وُہ اذیت برداشت کی جو کِسی نے کبھی برداشت نہیں کی تھی اور نہ ہی کوئی کرسکتا ہے۔ ہمارے گناہوں کا فدیہ دینے کے بعد وہ ہمارے دِل میں رہ کر اپنی زندگی بسر کرتا ہے تا کہ ہمیں کامل بنا سکے۔ یاد رکھیں کہ صرف یسوؔع ہی گُناہ کی بیماری کا علاج مہیا کرسکتا ہَے کیونکہ گناہ، ابدی موت اور ابلیس پر اُس نے فتح پائی ہے۔ ہمیں صرف اُس پر ایمان لاکر اپنی زندگی اُس کے سپرد کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم ابدی زندگی حاصل کرسکیں۔

3 ۔شریعت کے مطابق ہمارے گناہ.. میں لائے جائیں گے۔

؟	صفحہ 45 کے جوابات: 1۔فدیہ ؛ 2۔راستبازی

سپاہیوں نے یسوؔع کو مارا پیٹا اور ٹھٹھوں میں اُڑایا

4 ۔خُدا باپ نے انسان کے ساتھ .... کا اظہار اپنا اکلوتا... بخش کر کِیا۔

5 ۔ خُدا نے یسوع کی قربانی کو ہمارے .... کے بدلے فدیہ کے طور پر قبول کیا۔

6۔ صرف یسوعؔ ہی گُناہ کی بیماری کا..مہیا کرسکتا ہے ۔

اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 50 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

محبت کے اِس بڑے کارنامے کو مکمل کرنے کے لئے ''الہٰی تجسم'' ضروری تھا۔یعنی خُدا نے جسم اختیار کر کے ساری راستبازی اور شریعت کو پورا کیا اور ہماری نجات کے کام کو بھی مکمل کیا۔کلام اس لئے بھی مجسم ہوا تا کہ جسم کے کام مٹا سکے اور ایک کامل انسان کی قربانی خُدا کے سامنے پیش کی جائے تا کہ انصاف بھی پورا ہو، معافی بھی حاصل ہو اور انسان اُس کے فضل سے راستباز بھی ٹھہرے۔کلامِ مقدس میں لکھا ہے اور یہ حوالہ ہم پہلے بھی پڑھ چکے ہیں جس میں ہماری راستبازی کی بنیاد بیان کی گئی ہے۔

''جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس (یسوعؔ) نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس (یسوعؔ) میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں'' (2۔کرنتھیوں 21:5)۔ انسان مسیح کے وسیلہ سے ہی راستباز ٹھہر سکتا ہے۔

ریاضی کے ایک اور سوال سے یہ صورتِ حال واضح کی جا سکتی ہے تا کہ ہم جان سکیں کہ یسوعؑ کے بغیر ہماری حقیقت کیا ہے؟۔

یسوعؑ	انسان کے خودساختہ حل کا نتیجہ
100% پاکیزگی	0% پاکیزگی
+0% گُناہ	+100% گُناہ
=100% ہمیشہ کی زندگی	=100% ابدی موت

جب ہم اپنے آپ کو یسوع کے سپرد کر دیتے ہیں تو وہ ہمیں اپنی پاکیزہ زندگی دے دیتا ہے ۔یعنی وہ اپنی فطرت ہمیں عطاء کرتا ہے جس میں پاکیزگی اور کاملیت ہے۔اس طرح ہم گناہ سے اور اُس کی سزا سے محفوظ ہو جاتے ہیں، ہمارے اندر سے گناہ کی بیماری جاتی رہتی ہے اور اِسی عظیم تبدیلی کے نتیجہ میں ہمیں ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے ۔ اِس لیے بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے ،'' اُس کے بیٹے یسوعؑ کا خون ہمیں تمام گُناہوں سے پاک کرتا ہَے ۔'' (1۔یوحنا 7:1) پاکیزگی تو یسوع نے ہمیں اپنے فضل سے عطاء کی ہے۔ ریاضی کے ایک دوسرے سوال کے وسیلہ خُدا کے فضل کو سمجھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

صفحہ 47-49 کے جوابات: 3۔عدالت ؛ 4۔محبت، بیٹا ؛ 5۔گناہوں؛ 6۔علاج۔

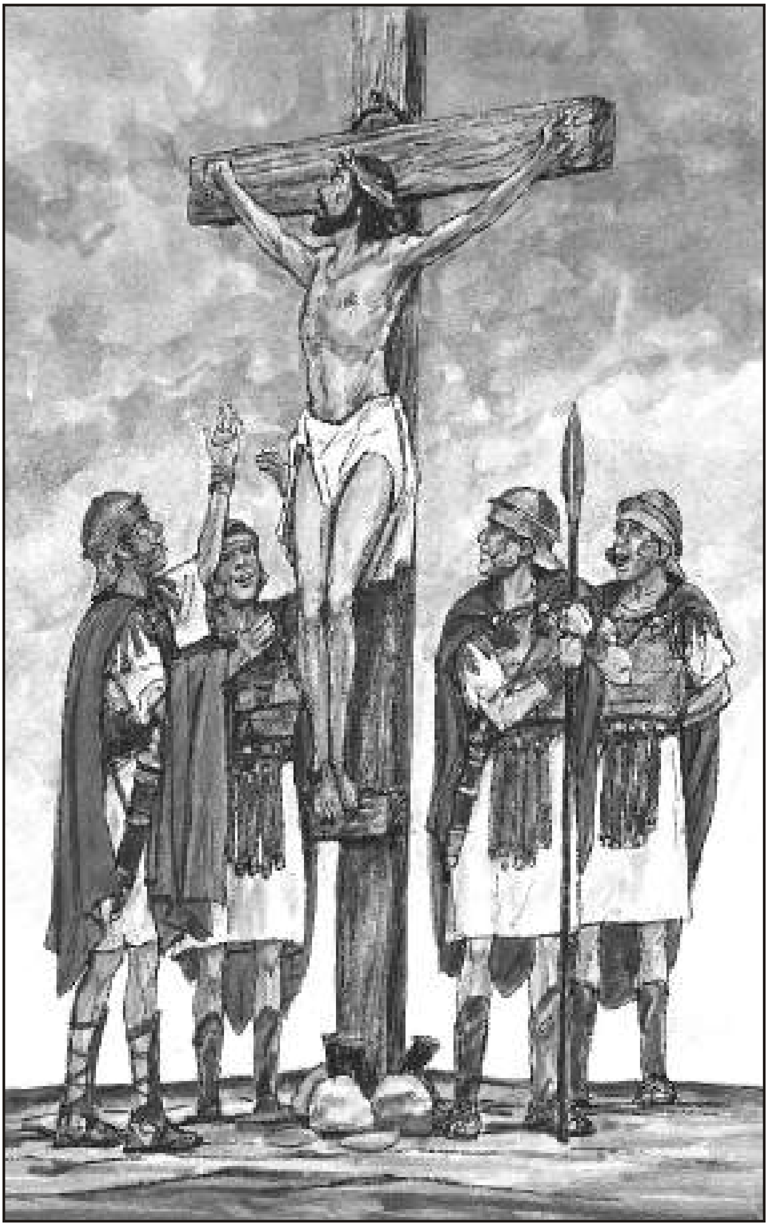

صلیب پر بھی یسوعؑ کا مذاق اُڑایا گیا

یسوعؑ

100% پاکیزگی

+100% ساری دنیا کے گُناہوں کا فدیہ

=100% انسانی زندگی پر یسوعؑ کا اختیار

انسانی زندگی میں اس کا نتیجہ

انسان

100% پاکیزگی (جو یسوعؑ کے وسیلہ حاصل ہوئی)

+0% گُناہ (جو یسوع کے علاج کے وسیلہ زندگی سے جاتے رہے)

=100% ابدی زندگی (یسوع کے فضل کے وسیلہ سے)

7۔ جب ہم اپنے آپ کو یسوع کے.................................... کر دیتے ہیں تو تب وہ ہمیں پاکیزہ زندگی دیتا ہے۔

8۔ وہ اپنی........................ ہمیں عطاء کرتا ہے جس میں پاکیزگی اور کاملیت ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 54 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اِس بات پر ہم غور کریں کہ آپ گناہ کی بیماری کا شکار تھے اور آپ نے اس بیماری سے آزاد ہونے کی بھی بے حد کوشش کی۔ اس کوشش میں آپ نے نیک اعمال، فلسفہ یا اور بہت سے خود ساختہ علاج دریافت کئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ آپ ابدی

موت کا شکار ہو جاتے ۔ایک طبیب نے آپ کی بیماری اپنے خون سے دھوڈالی اور اپنی فطرت جس میں پاکیزگی اور کاملیت ہے آپ کو دے دی تا کہ آپ ہمیشہ زندہ رہیں۔ ابلیس، گناہ اورابدی موت سے آزاد ہو کر آپ یقیناً بہت خوش ہوں گے ۔اور اگر آپ ہمیشہ کی زندگی کا تجربہ کر چکے ہیں تو ہم آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

لیکن دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتے ۔ مگر کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنھیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔اس لئے وہ یقین کریں یا نہ کریں لیکن یسوعؔ نے اُن کے لئے یہ سب کچھ کِیا ہَے ۔یسوع نے کہا راہ اورحق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔حقیقی اور واحد راستہ مسیح خُداوند ہے۔ہم کلامِ مقدس میں پڑھتے ہیں کہ یسوع نے یہ بھی کہا کہ زندگی کی روٹی تو میں ہوں ۔زندگی کی روٹی کا مطلب ہے کہ ہم اُس کی قربانی کو اور اُس کو قبول کریں اور ہمیشہ زندہ رہیں ۔پولوس رسول فرماتے ہیں مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ اُس کے نزدیک یہ بے وقوفی کی باتیں ہیں اور نہ ہی وہ انھیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ یہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔یاد رکھیں کہ جولوگ یسوع کی قربانی کا یقین نہیں رکھتے وہ نفسانی لوگ ہیں۔اوراسی خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ روحانی شخص ہرایک بات کو پرکھ لیتا ہے اور خود کسی سے پرکھا نہیں جاتا خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔ہم جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں اس بات کا شکر کریں کہ ہم اُس کے فضل کی بدولت اس عظیم فدیہ کو اور

گناہ کے علاج کو سمجھ سکیں ہیں اور خُدا نے ہمیں بچالیا ہَے ۔اُس نے فرمایا ہے کہ زمین اور آسمان کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے دیکھو دُنیا کے آخر تک میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں ۔اس دُنیا میں زندگی گزارنے کے لئے اور ہمیشہ کی زندگی پانے کے لئے صِرف یسوعؔ ہی واحد راستہ ہَے ۔

9 ۔یسوعؔ کے وسیلہ ہی ہم خُدا کی نظر میں...ٹھہرتے ہَیں ۔

10 ۔گناہ اور ابدی موت سے آزاد ہو کر آپ...بہت خوش ہوں گے۔

11 ۔ ہمیشہ کی زندگی پانے کے لئے صِرف یسوعؔ ہی .... راستہ ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 56 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

؟ صفحہ 52 کے جوابات: 7۔سپرد ؛ 8۔فطرت۔

نظر ثانی

انسان کے خوساختہ حل گُناہ کا علاج نہیں ہو سکتے   اس لیے خُدا نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیج دِیا تا کہ وُہ ہمارے گناہوں کا فدیہ دے اور ہمیں پاکیزہ اور کامل زندگی بخشے ۔لیکن دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتے ۔ لیکن کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنھیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا ۔اس لئے وہ یقین کریں یا نہ کریں لیکن یسوؔع نے اُن کے لئے یہ سب کچھ کِیا ہَے ۔ یسوع نے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ حقیقی اور واحد راستہ مسیح خُداوند ہے۔اور اگر آپ ہمیشہ کی زندگی کا تجربہ کر چکے ہیں تو ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

امتحانی سوالنامہ

1 ۔ یسوعؔ نے اس دُنیا میں..زندگی گزاری ۔

2 ۔ یسوعؔ نے کامِل اور پاکیزہ زندگی بسر کر کے انسان کو....................عنائیت کی ۔

3 ۔ یسوعؔ نے ہمارے گُناہوں کی خاطر..برداشت کی ۔

4 ۔ یسوعؔ کے وسیلہ ہم ابدی موت کی بجائے..............................میں جاتے ہَیں ۔

5 ۔ یسوعؔ ہی گُناہ کا..حل ہَے ۔

6 ۔ یسوعؔ کے وسیلہ سے ہی خُدا ہمیں مجرم کی بجائے..................................ہونے کا حق دیتا ہَے ۔

7 ۔ یسوعؔ ہی.........................اور.........................اور.........................ہے۔

صفحہ 54 کے جوابات: 9۔راستباز؛ 10۔یقیناً ؛ 11۔واحد۔

8۔خالی جگہ پُر کریں اور یہ بتائیں کہ خُدا ہمیں کیسے دیکھتا ہے

یسوعؔ مسیح سے پہلے ہماری زندگی

.................% گناہ

+...........% پاکیزگی

=...........%...........

یسوعؔ مسیح کے ختیار میں زندگی کے نتائج

.................% گناہ

+...........% پاکیزگی

=...........%...........

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 پر ملاحظہ کریں)

خُدا نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجا تا کہ وُہ ہمیں
ہمارے گُناہوں سے نجات دے

پانچواں باب

انسان کے لئے خُدا کا عظیم تحفہ

ممکن ہَے آپ نے زندگی میں کئی وعدے کِیے ہوں۔شاید اچھا انسان بننے کا یا نیک بننے کا وعدہ کیا ہو۔یا پھر کسی کو ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ہم ہمیشہ اپنے کِیے ہُوئے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے اور دُوسرے لوگ بھی جو وعدے کرتے ہَیں انہیں پورا نہیں کر سکتے یہاں تک کہ انسان خُدا کے ساتھ کیئے ہوئے وعدے پورے نہیں کرتے۔

اِس باب میں ہم اُس وعدہ کے متعلق پڑھیں گے جو خُدا نے انسان کے ساتھ کِیا تھا۔کیونکہ خُدا قادرِ مطلق ہَے اس لئے وہ اپنا وعدہ پورا کر سکتا ہے۔اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ بتا سکیں:

☆ بائبل مُقدّس کا عظیم پیغام کیا ہے ؛

☆ خُدا کا انسان کے ساتھ وعدہ کیا ہے ؛

☆ یہ بھی بیان کر سکیں کہ وُہ وعدہ ایک تحفہ ہَے ؛ اور

☆ یہ بھی بتا سکیں کہ آپ کِس طرح ابدی زندگی میں داخل ہو سکتے ہَیں۔

پہلے باب میں ہم نے پڑھا کہ خُدا کی خواہش کیا ہے۔یعنی وہ خواہش یہ ہے کہ انسان کامل اور پاکیزہ زندگی گزارے۔دوسرے باب میں ہم نے مطالعہ کیا کہ کامل اور پاکیزہ زندگی گزارنے میں واحد رکاوٹ گناہ ہے جو انسانی زندگی میں ایک بیماری کی طرح ہے۔تیسرے باب میں ہم نے انسان کے اُن خود ساختہ حل اور کوششوں کے متعلق مطالعہ کیا۔خُدا کا مطالبہ ہے کہ ہم ایک کامل اور پاکیزہ زندگی بسر کریں۔لیکن خُدا کی شریعت کے مطابق کوئی بھی انسان ایک پاکیزہ اور کامل زندگی نہیں گزار سکتا۔اس لئے کلامِ مقدس کے مطابق ہماری عدالت ہوگی اور گناہ کی مزدوری ابدی موت کی صورت میں حاصل ہوگی۔

چوتھے باب میں ہم نے ایک خوشخبری کے متعلق پڑھا اور وہ خوشخبری یہ ہَے کہ خُدا کے پاس ہمارے گُناہوں کی بیماری کا عِلاج ہَے۔اس لئے اُس نے اپنے بیٹے یسوعؔ مسیح کو بھیجا۔اُس نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا اور اب ہماری زندگی میں رہ کر ہماری گناہ آلود فطرت کو اپنی فطرت کے ساتھ تبدیل کر دیا اور ہمیں راستباز زندگی بخش

دی۔ اِس پانچویں باب میں ہم خُدا کے وعدوں کے بارے میں پڑھیں گے جو اُس نے ہمارے ساتھ کیئے ہیں۔

بائبل مُقدّس میں جو خُدا کے وعدے کیئے گئے ہیں اُن کی تکمیل ہمارے لیے خوشخبری ہَے اور اُس خوشخبری کو انجیلِ مُقدّس کہتے ہَیں ۔لفظ انجیل کا مطلب ہَے خوشخبری۔ انجیل یا خوشخبری ہی بائبل مُقدّس کا انسان کے لئے ایک بڑا پیغام ہَے ۔ یہ ہمیں خُدا کے وعدوں اور اُن کی تکمیل کے ساتھ رُوشناس کراتی ہَے ۔ کیونکہ خُدا کا وعدہ تھا کہ وہ ایک نجات دہندہ کو بھیجے گا اور اُس نے اس وعدہ کو پورا کیا جس کی مکمل تعلیم اور گواہی انجیلِ مقدس میں موجود ہے۔

1۔لفظ انجیل کا مطلب ہَے ....۔

2۔ بائبل مُقدّس ہمیں خُدا کے ....
اور اُن کی تکمیل کے ساتھ رُوشناس کراتی ہَے ۔

3۔ خوشخبری یہ ہَے کہ خُدا کے پاس .... گُناہوں کی بیماری کا .... ہَے ۔

4۔ ....یا خوشخبری ہی بائبل مُقدّس کا.............................. کے لئے ایک بڑا.................................... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 65 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

آیئے اب ہم خُدا کے اہم ترین وعدہ کے متعلق غور کریں ۔ بائبل مُقدّس میں لِکھا ہے ، '' کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا تا کہ جوکوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے'' (یوحنا3:16)۔

خُدا کے بیٹے نے جو کچھ ہمارے لیے کِیا اُس کی ہی وجہ سے ہم ابدی زندگی حاصل کر سکتے ہَیں ۔ابدی زندگی کے لئے یہ نام بھی استعمال کیئے جاتے ہیں۔ ہمیشہ کی زندگی، خُدا کی بادشاہی، فردوس اور باپ ابرہام کی گود وغیرہ۔

ایک اور بات پرغور کرتے ہیں کہ بائبل مُقدّس میں ابدی زندگی کے بارے میں کیا لکھا ہے، '' کیونکہ گُناہ کی مزدوری موت ہَے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسوؔع میں ہمیشہ کی زندگی ہَے'' (رُومیوں6:23) ۔

ہمیشہ کی زندگی یا ابدی زندگی خُدا کی طرف سے ایک تحفہ ہَے یہ انسان کی کوشش سے حاصل نہیں ہوتی۔ گُناہ تو ابدی موت میں لے جاتے ہیں اور اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کتنے نیک ہیں یا نیک بننے کی کتنی زیادہ کوشش کرتے ہیں اور اس سے بھی کوئی

فرق نہیں پڑتا کہ ہم لوگوں سے کتنے بہتر ہیں۔ ہم صِرف ان کاموں سے ابدی زندگی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ یسوعؔ مسیح کی طرف سے مفت بخشش ہے۔ کامِل زندگی اور راستباز زندگی اور ابدی زندگی یسوع مسیح ہمیں تحفہ کے طور پر مُفت دیتا ہے۔ جیسے انجیل مُقدّس میں لکھا ہے، ''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خُدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے'' (افسیوں 9,8:2)

آپ غور کریں کہ ابدی زندگی حاصل کرنے کیلیئے لوگ فکر مند ہیں، بڑی محنت کرتے ہیں اور دُکھ بھی اُٹھاتے ہیں مگر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس لیے یسوع نے انسان کی بے بسی اور ناکامی کو دیکھتے ہوئے ہمیں ابدی زندگی تحفہ میں دی ہے۔

5۔ خُدا نے.. دینے کا وعدہ کیا تھا۔

6۔ ابدی زندگی خُدا کی طرف سے انسان کے لئے ایک عظیم.............................. ہے جو مکمل طور پر مُفت ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 66 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

لیکن نجات اور ابدی زندگی کا تحفہ ہر ایک کو مِل سکتا ہے؟ اس تحفے کو حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اعمال کی کتاب جو انجیل مُقدّس کی پانچویں کتاب ہے میں ہم

جیل کے داروغہ نے پولسؔ اور سیلاسؔ کو کھانے پینے کے لیے کچھ پیش کیا

دیکھتے ہیں کہ کِسی نے پولس رسولؔ سے یہی سوال پوچھا تھا۔ آپ اس واقعہ کو پڑھ کر لطف اندوز ہو سکتے ہَیں۔ اِس کا ذکر اعمال کی کتاب کے 16 باب کی 16 ویں آیت سے شروع ہوتا ہَے۔

پولس رسول انجیل مُقدّس کی منادی کے سبب قید میں تھے۔ تب ایک بڑے بھونچال نے اُس قید خانہ کو ہلا دیا۔ قید خانہ کے تمام دروازے کُھل گئے اور قیدیوں کی تمام زنجیریں بھی کُھل گئیں۔ قید خانہ کے داروغہ کو یقین تھا کہ سب قیدی بھاگ گئے ہوں گے۔ یہ سوچ کر اُس نے اپنے آپ کو مار ڈالنا چاہا۔ لیکن پولسؔ نے داروغہ کو بلند آواز سے پکار کر کہا سب قیدی ابھی تک یہیں ہَیں اپنے آپ کو مت مار۔ داروغہ بھاگتا ہُوا پولسؔ کے پاس آیا، ''اور اُنھیں باہر لا کر کہا اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟''۔ ''اُنھوں نے کہا خُداوند یسوعؔ پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا'' (اعمال 31,30:16)۔ کیا اب آپ جان سکتے ہَیں کہ ہم کیسے یہ مفت تحفہ یسوعؔ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

کیا آپ کو یہ حوالہ یاد ہے جِسے ہم نے پہلے بھی پڑھا ہے، ''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے'' (یوحنا 16:3)۔

صفحہ 61-62 کے جوابات: 1۔خوشخبری ؛ 2۔وعدوں ؛ 3۔ہمارے ،علاج ؛ 4۔انجیل،انسان ،پیغام ۔

یسوؔع پر ایمان رکھنے سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔ اگر کوئی بھی انسان یہ ایمان رکھتا ہے کہ یسوؔع اُس کا نجات دہندہ ہے اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اُس کو گناہوں سے پاک کرتا ہے وہ اس عظیم تحفے کو بوسیلہ ایمان مفت حاصل کرسکتا ہے۔

کیونکہ جب ہم مسیح پر ایمان رکھتے ہَیں تو خُدا ہماری زندگی میں اپنے وعدے پورے کرتا ہَے۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے۔

''جو بیٹے پر ایمان لاتا ہَے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہَے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خُدا کا غضب رہتا ہَے'' (یوحنا 3:36)۔

ایمان لانے کا کیا مطلب ہَے ؟ اِس کا مطلب ہَے اعتماد یا بھروسہ کرنا۔ وُہ شخص جو یسوؔع پر مکمل بھروسہ کرتا ہَے نجات پائے گا۔ کیونکہ جِس کا ایمان یسوؔع مسیح پر ہَے وُہ ابدی زندگی میں اِس لیئے جائے گا کیونکہ خُدا ہمیشہ کی زندگی دینے کا وعدہ صرف اُن لوگوں سے کرتا ہَے جو یسوؔع پر ایمان لاتے ہَیں اُس پر اعتماد کرتے ہَیں اور اُس پر بھروسہ رکھتے ہَیں۔ خُدا کا یہ ہی وُہ وعدہ ہَے جِس پر آپ مکمل طور سے اعتماد کر سکتے ہَیں۔ کیا ہم خُدا کے اس وعدہ پر ایمان رکھتے ہیں؟۔ کیا ہم ہمیشہ کی زندگی کا تحفہ حاصل کر چکے ہیں؟۔ یہ سوال ہماری ذات کے لیئے نہائیت ضروری ہیں۔

صفحہ 63 کے جوابات: 5۔ابدی زندگی؛ 6۔تحفہ۔

مندرجہ ذیل فقرات کے ساتھ خالی جگہوں میں درست جواب کے سامنے × کا نشان لگائیں اور غلط جواب کے سامنے 0 کا نشان لگائیں۔

..................7۔ابدی زندگی اُن لوگوں کے لیے ایک تحفہ ہَے جو یسوعؔ پر ایمان لاتے ہَیں کہ وُہ اُن کا نجات دہندہ ہَے۔

..................8۔ ابدی زندگی ایک تحفہ ہَے جو اچھی زندگی گزارنے کی کوشش کے بدلے میں حاصل ہوتا ہَے۔

..................9۔اگر ہم بہت زیادہ نیک بننے کی کوشش کریں تُو ہم ابدی زندگی حاصل کر سکتے ہَیں۔

..................10۔خُدا ابدی زندگی دینے کا وعدہ صرف اُن سے ہی کرتا ہَے جو یہ ایمان رکھتے ہَیں کہ یسوعؔ نے ہمارے گُناہوں کی سزا پہلے ہی اپنے اوپر لے لی ہَے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 68 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیا آپ کو وُہ تین اہم سوالات یاد ہَیں جو اِس کتاب کے شروع میں ہی پوچھے گئے تھے؟۔آیئے اِن کو ایک دفعہ پھر دہرائیں۔اِس دفعہ آپ اپنے جوابات اس مسیحی تعلیم کے مطابق لکھیں جو آپ نے اِس کتاب کے وسیلہ سے حاصل کی ہے یا آپ پہلے سے ہی اُس تعلیم سے واقف ہیں۔

پہلا سوال:

اگر آج آپ مَر جائیں تو آپ کس کے مستحق ہونگے۔ ابدی موت یا ابدی زندگی کے؟۔

....

دوسرا سوال:

آپ پورے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟۔

....

تیسرا سوال:

فرض کریں کہ آپ فردوس کے دروازے پر کھڑے ہیں اور خُداوند آپ سے پوچھتا ہَے کہ میں تمہیں فردوس میں کس وجہ سے جگہ دُوں؟ تو آپ کا کیا جواب ہوگا؟۔

....

....

....

آیئے اپنے جوابات کا موازنہ دی گئی تعلیم کے ساتھ کریں۔

?	صفحہ 67 کے جوابات: 7۔× ؛ 8۔0 ؛ 9۔0 ؛ 10۔×

پہلا سوال:

اگر آج آپ مَر جائیں تو آپ کس کے مستحق ہونگے۔ ابدی موت یا ابدی زندگی کے؟۔

ایک مسیحی کا جواب یقیناً یہ ہونا چاہیئے ،''مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ مجھے ابدی زندگی مل چکی ہے ''۔

دوسرا سوال:

آپ پورے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟۔

جی ہاں! ایک مسیحی پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے۔ مگر کس بنیاد پر ایک مسیحی پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے؟۔ تیسرے سوال کے جواب میں ہی اِس بات کا جواب موجود ہے۔

تیسرا سوال:

فرض کریں کہ آپ فردوس کے دروازے پر کھڑے ہیں اور خُداوند آپ سے پوچھتاہَے کہ میں تمہیں فردوس میں کس وجہ سے جگہ دُوں؟ تو آپ کا کیا جواب ہوگا؟۔

پہلی بات مسیح پر ایمان کے سبب ایک مسیحی کو خُدا ایسا سوال نہیں کرے گا بلکہ اُس کا استقبال کیا جائے گا۔ اور اگر ہم فرض کریں کہ ایسا سوال کیا جاتا ہے تو ایک مسیحی کا یہ جواب ہونا چاہیئے'' اَے خُدا تُو جانتا ہَے کہ مَیں ابدی زندگی میں داخل ہونے کے اہل

نہیں ۔ میرے گُناہ مجھے اس کیلئے نااہل بناتے ہَیں ۔مَیں گُنہگار ہُوں اور صِرف ابدی موت کی سزا کے لائق ہُوں ۔لیکن یسوعؔ نے میرے گناہوں کا فدیہ دیا ہے اور وہ میری زندگی کا مالک ہے ۔اُس نے شریعت کو بحیثیت انسان پورا کیا ہے ۔ اِسی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ جو کچھ اُس نے میری خاطر کِیا ہے اے خُدا تو مجھے فردوس میں داخل ہونے دے گا ''۔

یہی خوشخبری ہَے جو کلامِ مُقدّس میں ہمیں ملتی ہَے ۔ خُدا وعدہ کرتا ہَے کہ ہم فردوس میں داخل ہوسکتے ہَیں لیکن اگر ہم یسوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں ۔

نظرِ ثانی

اِس کتاب کے پہلے باب میں ہم نے خُدا کی خواہش کے متعلق سیکھا کہ انسان کامل زندگی گزارے ، دوسرے باب میں کامل زندگی میں رکاوٹ کے متعلق سیکھا تیسرے باب میں ہم نے انسان کے خودساختہ حل کے متعلق سیکھا ، چوتھے باب میں ہم نے خوشخبری کے متعلق سیکھا اور یہ خوشخبری کا پیغام ''انجیلِ مقدّس'' کہلاتا ہے ۔ پھر اِس پانچویں باب میں ہم نے خُدا کے اُس وعدہ کے بارے میں سیکھا جو اُس نے اُن انسانوں کے ساتھ قائم کررکھا ہے جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں ۔انسانی تدبیریں اور انسان کے خود ساختہ حل ہمارے گُناہوں کو مٹا نہیں سکتے ۔لیکن خُدا پھر بھی چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ کی

زندگی حاصل کریں۔انجیل مُقدّس میں لکھاہَے کہ خُدا ہمیں ہمیشہ کی زندگی تحفہ کے طور پر مُفت دیتاہَے ۔کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے یسوؔع مسیح کو ہمارے گُناہوں کا فدیہ دینے کے لئے بھیجا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا ہم سے کتنی محبت رکھتاہَے ۔اب جبکہ ہمارے گُناہوں کا فدیہ دیا جاچکا ہے اور یسوع نے ہمیں پاکیزگی اور راستبازی بھی عنائیت کر دی ہے اور ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا ہمیں ہمیشہ کی زندگی تحفہ کے طور پر ضرور دے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم ابدی زندگی رکھتے ہَیں ۔یہ واقعی خوشی کی خبر ہَے ۔

امتحانی سوالنامہ

1 ۔خُدا انسان سے ....کرتاہَے کہ ہم پاکیزہ زندگی گزاریں ۔ یہ پیغام.....................................کے وسیلے ہم تک پہنچاہَے ۔

2 ۔ بائبل مُقدّس میں خوشخبری کو ....کہا گیاہَے ۔ اس میں خُدا کے.............................کی تکمیل پائی جاتی ہے۔

3۔خُدا نے ....کی زندگی کا وعدہ ان سب کے ساتھ کِیاہَے جو یسوؔع پر..رکھتے ہَیں ۔

4 ۔ابدی زندگی ایک مُفت ....ہَے جو خُدا کی طرف سے ہم ایمانداروں کو ملتاہے۔

5۔ابدی زندگی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے ہم صِرف..................................کرنے سے حاصل کر سکیں۔

6۔مسیحی باوسیلہ ایمان اِس بات کا..رکھتا ہے کہ وُہ ابدی زندگی میں جائے گا۔

7۔انسان اپنے گُناہوں کے باعث.................................کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔

8۔جو کچھ...نے ہماری نجات کے لئے کِیا ہے اُس سے مسیحی...کا یقین رکھ سکتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 پر ملاحظہ کریں)

چھٹا باب

مسیح پر ایمان اور خُدا کی برکات

ایک عام شخص یہاں تک مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہے گا کہ،''یسوؔع اور ابدی زندگی کے متعلق یہ سب باتیں بہت اچھی ہَیں ۔اب جِس دن مَیں مَروں گا ہمیشہ کی زندگی تو مجھے یسوع مسیح کے وسیلہ مل ہی جائے گی۔لیکن میں اب اس دُنیا میں کیا کروں؟ کیونکہ مَرنے میں تو ابھی بہت دیر ہَے ۔ یسوؔع مسیح اب میری کیا مدد کرسکتا ہَے ؟۔اس زمین پر وُہ میرے لیے کیا کرسکتا ہَے جب کہ مَیں ابھی زمین پر زندہ ہُوں''۔اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اُن ساری برکتوں کے بارے میں جان سکیں جو اِس زمین پر ہمارے لیئے ہَیں؛ اور

☆ یہ بتاسکیں کہ یہ برکات کِس طرح ہماری زندگی کو بہتر بنا سکتی ہَیں ۔

یہ حقیقت ہے کہ یسوعؑ ہماری کمزوریوں اور گُناہ کے مسئلے کا حل ہَے ۔ وہ صرف ہمیں ابدی زندگی ہی نہیں دیتا بلکہ اُس پر بھروسہ اور ایمان ہمارے لیے اس زمین پر بھی بہت سی برکات کا باعث بنتا ہے۔ آیئے ہم اُن برکات کو دیکھیں جو یسوع پر ایمان رکھنے والے لوگوں کو ابدی زندگی کے علاوہ اس زمین پر بھی ملتی ہیں ۔

''خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے'' (یوحنا3 : 16)۔

خُدا آپ سے محبت کرتا ہَے ۔ اگر کوئی اَور آپ سے محبت نہ بھی کرتا ہو لیکن خُدا آپ سے محبت رکھتا ہَے ۔ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو اس لئے بھیجا تا کہ اپنی محبت کا اظہار بھی کرے اور آپ کو گناہوں اور موت سے بھی بچا سکے۔ خُدا آپ سے بے حد محبت کرتا ہَے ۔ اور یہ محبت چند صدیوں سے نہیں ہے بلکہ جب سے اُس نے آپ کو ہمیشہ کی زندگی دینے کا وعدہ کیا تھا یہ محبت اُس وقت سے ہی ہے۔

غور کریں کہ بائبل مُقدّس کے مطابق یہ ازلی محبت ہے۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ میں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی اس لیئے میں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی ۔ اور آپ کو ملنے والی ہمیشہ کی زندگی اُسی شفقت اور فضل کا نتیجہ ہَے ۔

ویسے بھی جو زندگی ہم مسیحی ایمان میں اس دُنیا میں گزارتے ہیں وہ ہمیشہ کی زندگی کا حصہ ہی ہوتی ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ باپ کے گھر میں بہت سے کمرے ہیں جن میں سے آپ کیلیئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا گیا ہے ۔ بس آپ نے صرف وہاں منتقل ہونا ہے۔اس لیئے ہم یادرکھیں کہ خُدا ہم سے اس دنیا میں بھی پیار کرتا ہے۔

1 ۔اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو اس لئے بھیجا تا کہ وہ آپ سے .... کا اظہار بھی کر سکے اور آپ کو گناہوں اور ابدی موت سے بھی بچا سکے۔

2۔خُدا نے ہم سے ابدی محبت رکھی اس لیئے اُس نے اپنی شفقت ہم پر بڑھائی اور ہمیں ملنے والی...اُسی شفقت اور فضل کا نتیجہ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 77 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اگر ہم اس دنیا میں ایک کٹھن زندگی گزارتے ہیں تو اُس وقت بھی وہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہماری ہر مشکل اور آزمائش میں مدد کرتا ہے۔ہم اُس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔اس دنیا میں خُدا اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ہمیں صرف کلامِ مقدس میں سے اُنھیں جاننا ہے اور خُدا کے ساتھ یسوع مسیح کے وسیلہ اپنا رشتہ اور رفاقت بحال رکھنی ہے۔اُس نے کہا دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

''لیکن اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اور اُس کے بیٹے یسوعؔ کا خُون ہمیں تمام گُناہوں سے پاک کرتا ہَے''۔
(1۔یوحنا7:1)

اس دُنیا میں ہماری شراکت پہلے گناہوں کے ساتھ تھی لیکن جب سے یسوعؔ ہماری زندگی میں رہتا ہے تب سے ہماری رفاقت گُناہوں اور ابدی موت سے ختم ہو کر خُدا باپ، خُدا بیٹے اور خُدا روح القدس سے ہو چکی ہے۔ یسوعؔ کی صلیبی موت نے ہمارے تمام گُناہوں کا فدیہ دیا اور اب وہ ہم میں رہ کر اس لیئے زندگی بسر کرتا ہے تا کہ ہم روز بروز اُس کی صورت پر تبدیل ہوتے جائیں۔ جب ہم روز بروز اُس کی صورت پر تبدیل ہوتے جاتے ہیں تو اس دُنیا میں لوگوں کی اور آسمان پر خدا کی نظر میں مقبول ہوتے جاتے ہیں۔

جب آپ نجات یا ہمیشہ کی زندگی کا تجربہ کر لیتے ہیں تو زندگی زیادہ پُر معانی اور با مقصد ہو جاتی ہے۔ اِس کا مطلب کیا ہَے؟ اِس کا مطلب یہ ہَے کہ آپ کے اندر سے گواہی نکلتی ہے اور آپ اُس گواہی کو ایسے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں جو گناہوں کی معافی ، ہمیشہ کی زندگی اور مسیح کی رفاقت کونہیں جانتے۔ جس وقت لوگ گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی کا تجربہ کرتے ہیں تو اس معاشرے میں خوشی اور اطمینان پھیل جاتا ہے اور انسان کو اس دنیا میں خوشی اور اطمینان سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں ہے۔

3۔ جب ہم روز بروز اُس کی صورت پر تبدیل ہوتے جاتے ہیں تو اس دُنیا میں لوگوں کی اور آسمان پر خدا کی نظر میں .... ہوتے جاتے ہیں۔

4۔ جب آپ ہمیشہ کی زندگی کا تجربہ کر لیتے ہیں تو آپ کی .... زیادہ پُر معانی اور بامقصد ہو جاتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 79 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بائبل مُقدّس میں سے ہم خُدا کے ایک اَور وعدے کو دیکھتے ہیں۔ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ''اور ہم کو معلوم ہَے کہ سب چیزیں مِل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پَیدا کرتی ہَیں یعنی اُن کے لئے جو خُدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں'' (رُومیوں 28:8)۔

یسوعؔ مسیح پر ایمان لانے کے باعث ہم جانتے ہَیں کہ خُدا سب باتوں میں ہمارے لئے بھلائی پیدا کرتا ہے کیونکہ خُدا اعظیم محبّ ہَے۔ یاد رکھیں! بھلائی کا مطلب ہے عمدہ کرنا، تندرست کرنا اور چنگا کرنا۔ اور خُدا اپنے بیٹے کے وسیلے ہر برائی میں سے بھلائی پیدا کرتا ہے۔ چاہے لوگ یا قومیں ہماری دشمن ہو جائیں خُدا ہر جگہ اور ہر وقت ہمیں سمبھالے رکھتا ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خُدا سے محبت رکھیں جس کے قابل مسیح خُداوند نے ہمیں بنایا ہے۔

?	صفحہ 75 کے جوابات: 1۔ محبت ؛ 2۔ ہمیشہ کی زندگی۔

مثال کے طور پر خُدا برے دنوں کو اچھے تجربات میں تبدیل کرسکتا ہے۔آپ کی زندگی میں یا آپ کے کسی دوست کی زندگی میں ممکن ہے بہت برائیاں ہوں لیکن اُن برائیوں میں سے خُدا نے آپ کو اچھی زندگی جو مسیح کے تابع زندگی ہے گزارنے کا موقع دیا ہے۔یعنی آج آپ مسیح کے تابع زندگی اور خودی کے تابع زندگی میں فرق کر سکتے ہیں۔اس طرح خُدا آپ کے لئے برائی میں سے بھلائی پیدا کرتا ہے۔

5۔خُدا سب باتوں میں ہمارے لئے............................... پیدا کرتا ہے۔

6۔بھلائی کا.................................. ہے عمدہ کرنا،تندرست کرنا اور چنگا کرنا۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 81 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بائبل مُقدّس میں خُدا کا ایک اَور وعدہ بھی درج ہے،''تیرا کلام میرے قدموں کیلئے چراغ اور میری راہ کیلئے روشنی ہے''(زبور 105:119)۔

رات کی تاریکی میں چراغ ہمیں راستہ دکھانے اور روشنی مہیا کرتے ہیں۔اسی طرح خُدا کا کلام(بائبل مُقدّس)ہماری زندگی کیلئے چراغ ہے جو ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا خُدا کے کلام سے۔اس کا مطلب ہے کہ کلام کے وسیلہ ہی ہم مسیح پر ایمان رکھ سکتے ہیں اور ایمان میں ترقی بھی ہوتی جاتی ہے۔کلامِ مقدس ہمیں تعلیم مہیا کرتا ہے اور کلامِ مقدس کے وسیلہ ہی خُدا ہم سے ہمکلام ہوتا ہے۔

اس لئے کلام کو مشعلِ راہ کہا گیا ہَے ۔اس کے وسیلہ ہمیں ابدی زندگی اور ابدی موت کی بھی پہچان ہوئی ہے۔

''اور مُصیبت کے دِن مُجھ سے فریاد کرمَیں تجھے چھڑاؤں گا اور تُو میری تمجید کرے گا ''(زبور 15:50)۔

کیا آپ کبھی مصیبت میں رہے ہَیں ؟۔اور اگر آج بھی آپ کسی مصیبت میں ہیں تو خُدا سے دُعا کریں کیونکہ اُس کا وعدہ ہے کہ وُہ آپ کی فریاد سُنے گا اور جواب دے گا اور آپ کو سب مصیبتوں سے چھڑائے گا۔

خُدا کا جواب وہی ہوتا ہَے جو آپ کیلئے فائدہ مند ہو۔کبھی کبھار اُس کا محبت بھرا جواب نہ میں ہوسکتا ہَے یا ابھی نہیں یا بعد میں بھی ہوسکتا ہے۔

آپ کی مشکل یا مصیبت خواہ کیسی بھی ہو خُدا آپ کی دُعاؤں کو سُنتا ہے، اُن کا جواب دیتا ہے، اور آپ کو اُس مشکل میں سے نکال لیتا ہے۔

? صفحہ 77 کے جوابات: 3۔مقبول ؛ 4۔زندگی:

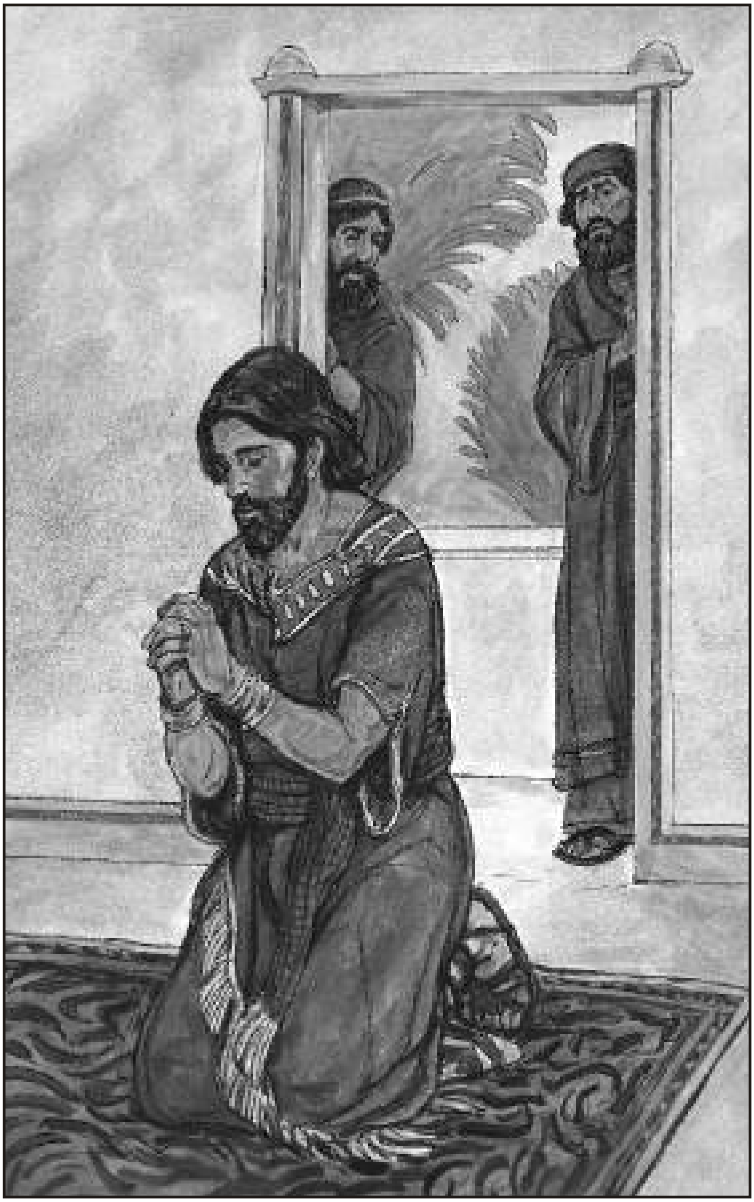

دانی ایل نے بادشاہ کے بُت کو سجدہ نہ کیا بلکہ خُدا سے دُعا کی

7۔اُس کا وعدہ ہَے کہ وُہ آپ کی ....سُنے گا اور جواب دے گا اور آپ کوسب مصیبتوں سے چھڑائے گا۔

8۔خُدا کا ....وہی ہوتا ہَے جو .... کیلئے فائدہ مند ہو۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 84 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جو برکات ایمان کے وسیلے ملتی ہَیں بائبل مُقدّس اُن کو اِس طرح بیان کرتی ہَے ،، مگر رُوح کا پھل محبت ،خوشی ،اطمینان ،تحمل ،مہربانی ،نیکی ،ایمانداری ،حلم ،پرہیز گاری ہَے ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں'' (گلتیوں 5:22-23)۔

کیا آپ جانتے ہَیں کہ حقیقی محبت کیا ہَے ؟ ۔کیا آپ اپنی زندگی میں خوشی اوراطمینان حاصل کرنا چاہتے ہَیں ؟۔کیا آپ تحمل ،مہربانی اور نیکی کرنا چاہتے ہَیں ؟۔اور اگر ابھی یہ تمام برکات آپ کو حاصل نہیں ہوئیں تو باوسیلہ ایمان یسوؔع کو اپنی زندگی کا اختیار دیں ۔تاکہ روح کا پھل آپ میں پیدا ہو۔اور اُس پھل کی باقی تمام تاثیریں بھی پیدا ہوں ۔مثلاً خوشی ،اطمینان ،تحمل ،مہربانی ،حلم ،پرہیز گاری اور نیکی وغیرہ۔

؟	صفحہ 78 کے جوابات: 5۔بھلائی ؛ 6۔مطلب ۔

اس کتاب میں چند ایک برکات درج کی گئی ہیں۔ جیسے جیسے آپ بائبل مُقدّس کا مطالعہ کرتے جائیں گے آپ مسیحی ایمان کی اَور زیادہ برکات کے بارے میں بھی جانتے جائیں گے اور اُن تمام برکات سے لطف اندوز بھی ہوں گے۔

9۔ باوسیلہ ایمان یسوعؔ کو اپنی زندگی کا اختیار دیں تا کہ.......................................
آپ میں پیدا ہو۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 84 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیا آپ نے کبھی کوئی بیج بویا ہَے؟۔ ایک بیج کو ایک خوبصورت پودے کی شکل اختیار کرنے کیلئے پانی اور سورج کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہَے ۔ ورنہ بیج مَر جاتا ہے۔ اگر ہمارے ایمان کی پرورش نہ کی جائے تو وُہ بھی مردا ہو جائے گا۔ لیکن ہم اپنے ایمان کی پرورش کِس طرح کر سکتے ہَیں؟۔ تا کہ ہمارا ایمان زندہ رہَے۔ ہمارا ایمان کس طرح مضبوط سے مضبوط تر ہوسکتا ہَے؟ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ ''ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہَے اور سُننا مسیح کے کلام سے'' (رُومیوں 17:10) ۔

''پس یسوع نے اُن یہودیوں سے کہا جنہوں نے اُس کا یقین کیا تھا کہ اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی'' (یوحنا 32-31:8)۔

ایمان کو زندہ رکھنے کیلئے ،خُدا کے کلام کو سننے، پڑھنے اوراس کی تعلیمات پرعمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔خُدا کا کلام ہی آپ کے ایمان کو زندہ اور مضبوط رکھ سکتا ہے۔اِس لیے بائبل مُقدّس کے مطالعہ کیلئے راہنما کتب لکھی گئی ہیں ۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ سچے خُدا اور بائبل مُقدّس کے مرکزی پیغام کو جان سکیں۔ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ ابدی زندگی میں داخل ہوسکیں۔اِس لیے آپ بائبل مُقدّس ضرور پڑھیں۔بائبل مُقدّس کو جتنی زیادہ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔اور اِن راہنما کتب کو بھی پڑھنا جاری رکھیں۔خُدا کا کلام یسوعؔ مسیح پر آپ کے ایمان کو زندہ رکھے گا اور بڑھائے گا۔

10۔ ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا.................................. کے کلام سے۔

11۔خُدا کے کلام کو.. کہتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

بائبل مُقدّس کے مرکزی پیغام کے مطابق یسوؔع ہی گُناہ کی بیماری کا علاج مہیا کرتا ہَے ۔ جب آپ یہ سیکھتے اور اِس پر ایمان لاتے ہَیں تو نہ صرف آسمانی بلکہ بہت سی زمینی برکات بھی آپ کو ملتی ہَیں ۔آپ اپنی زندگی میں خُدا کی محبت اور پروردگاری کو دیکھنا شروع کر دیتے ہَیں ۔ بائبل مُقدّس کا پیغام آپ کو اطمینان دیتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہَے کہ خُدا نے آپ کے سب گُناہ معاف کر دیئے ہیں خواہ وُہ بڑے گُناہ تھے یا چھوٹے گُناہ۔ مسیحی ایمان کے وسیلہ آپ اپنی زندگی میں یہ بھی تجربہ کرتے ہَیں کہ خُدا آپ کے لئے برائی میں سے بھلائی پیدا کرتا ہَے ۔مشکل وقت میں آپ خُدا سے دُعا کر سکتے ہَیں کیونکہ آپ ایمان رکھتے ہَیں کہ خُدا آپ کی فریاد سُنتا ہے۔

جب آپ خُدا کا کلام ''بائبل مُقدّس'' پڑھتے اور سنتے ہَیں تو یسوؔع مسیح پر آپ کا ایمان اَور زیادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ یہ سب برکات یسوؔع مسیح پر ایمان کے سبب ہی خُدا آپ کو مہیا کرتا ہے۔

صفحہ 81-82 کے جوابات: 7۔فریاد ؛ 8۔جواب،آپ ؛ 9۔روح کا پھل۔

امتحانی سوالنامہ

درج ذیل فقرات میں خُدا کی وُہ برکات لکھی ہَیں جو یسوعؑ پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہَیں اِن فقرات کو درج ذیل الفاظ کی فہرست میں سے مکمل کریں:

دُعائیں	معاف	بھلائی
ابدی زندگی	راہنمائی	محبت
خُدا کا کلام	برکات	صبر

1۔خُدا کا کلام ہماری زندگی میں.......................................کرتا ہے۔

2۔خُدا ہماری.......................................سُنتا اور ان کا جواب دیتا ہَے۔

3۔ یسوعؑ پر ایمان کے باعث ہمیں.......................................حاصل ہوتی ہے۔

4۔یسوعؑ پر ایمان کے سبب ہمارے گُناہ.......................................ہو گئے ہَیں۔

صفحہ 83 کے جوابات: 10۔مسیح ؛ 11۔بائبل مُقدّس۔

5۔خُدا اپنے محبت رکھنے والوں کیلئے سب باتوں میں .... پیدا کرتا ہےَ۔

6۔یسوؔع پرایمان کے باعث خُدا ہماری مدد کرتا ہے تا کہ ہم ....کرنے والےاور...کرنے والے بن سکیں۔

7۔روحانی اور دُنیوی ....ہمیں یسوؔع پرایمان لانے سے ملتی ہَیں۔

8۔ہم جب بھی ....سنیں گے یا پڑھیں گے ہمارا ایمان ترقی کرے گا۔

9۔....................................سننے سے پیدا ہوتا ہےَ اور سُننا خُدا کے کلام سے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 پر ملاحظہ کریں)

تشریحات

(مشکل الفاظ کے معنی)

مُحِبّ	محبت کرنے والا
کامِل	ہر لحاظ سے بہت اچھا اور مکمل
پڑتال	جانچ
مُبّرا	پاک
کاملیت	تکمیل
راستباز	نیک
تبلیغ	مذہب کی منادی
زِنا	کِسی دوسرے مرد یا عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات
عداوت	دُشمنی
خونی	جِس نے کِسی کا قتل کیا ہو

شہوت پرست	نفسانی خواہشات
شریعت	خُدا کے قوانین
حُکم عدولی	حُکم کی نافرمانی
غیر مستحق	حقدار نہ ہونا
منصف	انصاف کرنے والا
موجب	سبب
حوصلہ شکنی	دِل توڑنا
کارآمد	فائدہ مند
گریجویٹ	تعلیمی سند حاصل کرنا
متبادل	ایک چیز کے بدلے دوسری چیز دینا یا لینا
بھٹک	غلط راستے پر چلنا
بدکرداری	بُرے کام

مراعات	سہولتیں
دوزخ	جہنم
موعُودہ	وعدہ کِیا ہُوا
رُوشناس	کِسی کے بارے میں بتانا
داروغہ	کارخانے کا محافظ
ملاحظہ کرنا	دیکھنا
نااہل	ناقابل
کٹھن	مشکل
بیہُودہ	گندے کام
مشعلِ راہ	راہ کے لیے روشنی
اطمینان	تسلّی
حِلیم	نرم مزاج

اِمتحانی جوابات

پہلا باب:(صفحہ **15**)

1۔کامِل(پاکیزہ) ؛ 2۔شریعت ؛ 3۔کامل(پاکیزہ) ؛ 4۔گُناہ ؛ 5۔100،0 100 ۔ہمیشہ کی زندگی

دوسرا باب: (صفحہ **32**)

1۔گُنہگار ؛ 2۔کامِل پاکیزہ ؛ 3۔ابدی موت ؛ 4۔کام ،گناہ ؛ 5۔کریں،نہ ؛
6۔بائبل مُقدّس ؛ 7۔مسیح،گنہگار ؛ 8۔ایک۔

تیسرا باب: (صفحہ **41-42**)

1۔ علاج ؛ 2۔کوشش ؛ 3۔کامِل ؛ 4۔نیک اعمال ؛ 5۔ابدی موت ؛
6۔گُناہ ؛ 7۔کاملیت ،پاکیزگی ؛ 8۔گُناہ۔ 9۔ابدی موت ؛

چوتھا باب: (صفحہ **56-57**)

1۔کامِل(پاکیزہ) ؛ 2۔راستبازی ؛ 3۔صلیبی موت ؛ 4۔ابدی زندگی ؛ 5۔واحد ؛ 6۔فرزند ؛
7۔راہ،حق،زندگی ؛ 8۔یسوع سے پہلے:100،0 ،100 ابدی موت،
مسیح کے اختیار میں زندگی کے نتائج:0،100،100،ہمیشہ کی زندگی۔

پانچواں باب: (صفحہ **71-72**)

1۔مطالبہ،شریعت ؛ 2۔انجیل،وعدوں ؛ 3۔ہمیشہ،ایمان ؛ 4۔تحفہ ؛ 5۔نیک اعمال ؛ 6۔یقین ؛
7۔ابدی موت ؛ 8۔یسوعؔ ، ابدی زندگی۔

چھٹا باب: (صفحہ **85-86**)

1۔راہنمائی ؛ 2۔دُعائیں ؛ 3۔ابدی زندگی ؛ 4۔مُعاف ؛ 5۔بھلائی ؛ 6۔محبت،صبر ؛ 7۔برکات ؛
8۔خُدا کا کلام ؛ 9ایمان۔

اظہارِ تشکر

مبارک ہو! آپ نے اس کِتاب کا مطالعہ مکمل کرلیا ہَے ۔اب آپ اس کتاب کی نظر ثانی کریں اور تمام ابواب میں موجود مقاصد پر بھی ضرور غور کریں جن پر ستارے(☆) کانشان لگا گیا ہَے ۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ آخر پر موجود نتائج کے حصول کیلیۓ امتحانی سوالنامہ کومکمل کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر بڑی احتیاط کے ساتھ کتاب کو دیکھے بغیر اُس سوالنامہ کومکمل کریں۔

جب آپ اُس سوالنامہ کومکمل کرلیں تو اُسے کتاب پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کردیں یا متعلقہ شخص کو دیں۔

آپ ، بائبل مُقدّس کے اِس سلسلہ وار مطالعہ کی اور بھی کتب حاصل کر سکتے ہَیں۔

الٰہی تجسم
نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ

درج ذیل فقرات کو مکمل کریں۔

1۔ بائبل مُقدّس کی تعلیم کے دو اہم پیغامات ....اور................ہَیں۔

2۔شریعت یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم ایک ....زندگی گزاریں۔

3۔ شریعت کے مطابق سب ....ہَیں۔

4۔شریعت کو پورا نہ کرنے کے سبب انسان.............................حاصل کرنے کی بجائے..................................کا سزاوار ہے۔

5۔شریعت کے مطابق ان کاموں کے باعث جو.................................کرتے ہَیں ابدی زندگی میں داخل نہیں ہو سکتے۔

6۔ چوری کرنا.....................................ہَے کیونکہ خدا نہیں چاہتا کہ ہم ایسا کریں۔

7۔اپنے دشمنوں سے محبت نہ کرنا......................................ہَے کیونکہ خُدا حکم دیتا ہَے کہ ہم اپنے دشمنوں سے محبت رکھیں۔

8۔نفرت کرنا یا گندی..استعمال کرنا
بھی گُناہ ہَیں ۔

9۔ ہرانسان...ہے۔

10 ۔ انسا ن کے خود ساختہ تمام حل جو گُناہ کی مرض کیلئے ہَیں صرف
....کی طرف لے جاتے ہَیں ۔

11۔گُناہ کی بیماری کا واحد علاج...ہَے ۔

12۔یسوؔع نے بطور نجات دہندہ...کو پورا کیا۔

13۔یسوؔع نے بطور عوضی ہمارے.................................کو اپنے اوپر لے لیا اور
....موت برداشت کی۔

14۔یسوؔع نے اپنی فطرت...فطرت پر پہنا دی تا کہ ہم
راستباز ٹھہریں۔

15۔ہمیں یسوع کے وسیلے...کے ساتھ
اپنے رشتے اور رفاقت کو مضبوط کرنا ہے۔

16۔ یسوعؑ پر.................................. کے وسیلہ ہم ہمیشہ کی ....
پاتے ہیں۔

17۔ہم اُن کاموں کے سبب............................حاصل کرتے ہَیں جو یسوع نے
ہمارے لئے کیئے ہیں۔

18۔اِس وقت مجھے یقین ہے کہ خُدا مجھ سے..............................کرتا ہَے ۔

19۔ اِس وقت مجھے یقین ہے کہ خُدا نے ....گُناہ مُعاف کر
دیئے ہَیں ۔

20۔اِس وقت مجھے یقین ہے کہ خُدا میری..............................کوسنتا ہَے ۔

21۔خُدا اِس زندگی میں میری رہنمائی کرے گا اور میرے ایمان کو.........................
کرے گا۔

22۔خُداوند یسوعؑ مسیح پر ایمان لانے سے مَیں اُن ....
کو حاصل کروں گا جو یسوعؑ مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہَیں ۔

23۔اِس آخری سوال کے دو حصے ہَیں ۔ پہلا حصہ۔ پہلے کالم کے الفاظ کو ایک لکیر کے
ذریعے دوسرے کالم کے بیانات سے ملائیں جو آپس میں مطابقت رکھتے ہوں۔

دوسرا حصہ۔ دوسرے کالم کے جملوں میں سے صرف ایک پر دائرہ لگائیں جو بہتر طور سے گُناہ کے علاج کے لئے لوگ استعمال میں لا سکتے ہیں۔

پہلا کالم	دوسرا کالم
(الف) سیڑھی	(1) اپنا موازنہ دُوسروں کے ساتھ کرنا۔
(ب) میزان	(2) بُرے کاموں کی نسبت اچھے کام زیادہ کرنا۔
(ج) موازنہ	(3) یسوعؑ کی صلیبی موت۔
(د) صلیب	(4) زیادہ کوشش

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

نام: ....عمر.....................................

فون نمبر...تعلیمی قابلیت...............................

پتہ:...

....

....

....

برائے مہربانی کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی بیان کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

تعلیمات بائبل مُقدّس
کی سلسہ وار کتب

یسوعؔ المسیح

بائبل مُقدس کا تعارف

الٰہی تجسم

یسوعؔ مسیح کی موت اور قیامت

مسیحی ایمان

دُنیا کے لیے خُدا کا منصوبہ

یوناہ کا چناؤ

یسوعؔ المسیح کی تعلیمات

جینے کی آزادی

یسوعؔ المسیح خُداوند ہے

نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے

خُدا کی شریعت

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہیں

تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار کُتب کے اضافی کورس اس کتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

مزید معلومات کیلئے

یا مزید کورس کے حصول کیلئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس 6#

ساہیوال 57000

Multi-Language Publications

Bringing the Word to the World

God Great Exchange - Urdu
Copyright © 2011- WELS-BWM
Printed in Pakistan
Catalog Number: 38-7434